رہنمائے باغبانی

6228

(مضامین رسالہ ہذا کے جملہ حقوق محفوظ ہیں)

رہنمائے باغبانی

جمال پور فروٹ فارم متصل پٹھانکوٹ (پنجاب)

(ریلوے اسٹیشن سرنا)

JAMALPUR FRUIT FARM
Near Pathankote
PUNJAB.

86/-

کامیابی کا راز

آپ کی کامیابی کا دارومدار صرف اسی بات پر منحصر ہے۔ کہ آپ کو نہایت اعلیٰ اور اصلی اقسام کے پودے حاصل ہوں۔ ورنہ پودوں کی قیمت کے ساتھ آپ کی بیش سالہ محنت جو اس سے کئی گنا زیادہ ہوگی سب اکارت جائیگی۔ اس بات کا اندازہ آپ خود کر سکتے ہیں۔ کہ معمولی اور ناقابلِ اعتبار ذخیرہ فروش سے پودے خریدنے میں آپ کو کتنا نقصان ہے۔ فن باغبانی میں پودوں کا انتخاب سب سے زیادہ اہمیّت رکھتا ہے۔ کیا آپ نے اس پر پوری توجّہ دی ہے۔ اگر نہیں تو آپ بمشکل کامیاب ہو سکتے ہیں۔

ذخیرہ کے انتخاب میں آپ کو حد درجہ احتیاط برتنی چاہئے۔ اور اس امر کا یقین لازمی طور پر کر لینا چاہئے۔ کہ آیا پودے ان ہی اقسام کے ہیں۔ جو ذخیرہ فروش ظاہر کرتا ہے۔ اس بات کا یقین انہی اقسام کو باغات میں ملاحظہ کرنے سے بخوبی ہو سکتا ہے۔ اگر ذخیرہ فروش کے پاس اس کے اپنے وسیع باغات نہیں ہیں۔ تو وہ کسی صورت اصلی پودے مہیّا نہیں کر سکتا۔

ہماری نرسری میں پودے ہمارے وسیع باغات کے چیدہ چیدہ پودوں سے ہی تیار کئے جاتے ہیں۔ جن کی بابت آپ موقع پر تشریف لا کر خود جانچ پڑتال کر سکتے ہیں ہماری خود اپنی کامیابی کا راز بھی یہی ہے۔ کہ آپ کے لئے نہایت اعلیٰ اقسام کے پودے مہیّا کریں۔ اور کسی صورت آپ کا معمولی نقصان ہمارے کئی گنا نقصان کا موجب ہوگا۔

سپرنٹنڈنٹ

جمال پور فروٹ فارم

باغبانی

ہندوستان خالص زراعتی ملک ہے۔ اور اس کی فارغ البالی کا دارومدار زراعت پر ہے اسی لئے یہاں کے بزرگوں نے کھیتی کو سب پیشوں سے اُتّم بتایا ہے۔ لوگ کاشتکاری میں بہت کم نفع سمجھتے ہیں۔ مگر وہ خیال نہیں کرتے کہ دیگر پیشوں میں صرف تھوڑے ہی آدمی ہوتے ہیں۔ جو اپنے کاروبار میں بہت کچھ کما لیتے ہیں۔ انہی پر لوگوں کی نظر پڑتی ہے۔ لیکن ایک کثیر تعداد ایسے آدمیوں کی جو ان کاموں میں اپنا سرمایہ برباد کر چکے ہیں، لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہی رہتی ہے۔ یہ کاشتکاری کی ہی برکت ہے۔ کہ ہندوستانی کسان ایسی بے علم، بے سرمایہ، کم ہمّت، کم عقل، کوتہ اندیش لاتعداد مخلوق اس پر اپنی بسر اوقات کر رہی ہے۔ کیا کسی اور کاروبار میں اتنی گنجائش ہے؟ ہرگز نہیں۔ اس لئے بہی خواہانِ مُلک کو سب سے مقدّم خیال زراعت کی ترقی کا ہونا چاہئے۔ اور اس کا بہترین طریق یہ ہے کہ تعلیم یافتہ نوجوان اس کام کو اختیار کریں۔ کاشتکاری میں سب سے پُرنفع کام باغبانی یعنی سبزی ترکاری اور پھلوں کی کاشت کا ہے معمولی کاشتکاری میں فی ایکڑ اگر پچیس تیس روپے کی آمدنی ہوتی ہے، تو باغبانی میں پانچ سو روپے تک کی ہو جاتی ہے۔ پھلدار درختوں کے باغ مستقل آمدنی کا ذریعہ ہوتے ہیں اور دیہات میں ان کی وہی حیثیت ہوتی ہے جو شہروں میں سکنی جائداد کی ہے۔ کیونکہ ان دونوں سے کم و بیش مستقل آمدنی یقینی ہے۔ ہر ایک زمیندار اگر اپنی جوانی میں کچھ پودے پھل دار درختوں کے لگا دے تو یہ اُس کے لئے بڑھاپے میں بمنزلہ بیمۂ زندگی کام دیتے ہیں۔ ہر ایک زمیندار اپنے رقبے کے لحاظ سے کچھ پھل دار درخت اپنی زمین میں لگا کر ایسا انتظام کر سکتا ہے کہ اُن کی آمدنی سے زمین کا آبیانہ و مالیہ ادا ہوتا رہے۔ رہائشی کوٹھیوں اور سرکاری مکانات کے احاطوں میں اگر اعلیٰ اقسام کے پھل دار پودے لگائے جائیں

تو ان کی آمدنی اُن مکانات کی سالانہ مرمت اور چوکیدار کی تنخواہ وغیرہ کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔

سب سے بڑی خوبی اس کام میں یہ ہے کہ ہزارہا تعلیم یافتہ نوجوان جو عام کاشتکاری کی مشقت کو برداشت نہیں کر سکتے اس دلچسپ صحت بخش کام سے باآسانی بسر اوقات کر سکتے ہیں۔ پھلوں کا خرچ بطور خوراک ملک میں دن رات بڑھ رہا ہے۔ ان سے مختلف قسم کے شربت۔ مربّے۔ اچار اور چٹنیاں وغیرہ تیار کر کے بکری اور بھی بڑھائی جا سکتی ہے۔ نیز اب غیر ممالک کو بھی پھل بھیجنے کا رواج شروع ہو گیا ہے۔ عمدہ اور بکثرت پھل پیدا کرنے سے اس کام کو اور زیادہ ترقی دی جا سکتی ہے۔ غرضیکہ پھلوں کی کاشت یعنے **"فروٹ گروانگ"** کا کاروبار موجودہ وقت میں ملک کی اقتصادی مشکلات کا بہترین حل ہے۔ اور تعلیم یافتہ طبقے کی خاص توجہ کا مستحق ہے۔

ہدایات

۱۔ زمین کی تجویز

کئی کمزور زمینیں بشرطیکہ باغبان کا مصمم ارادہ ہو درست کی جا سکتی ہیں۔ کمزور زمینیں مصنوعی کھادوں گوبر یا پھلی دار فصلوں کی سبز کھاد کے ذریعے سے زرخیز بنائی جا سکتی ہیں۔ سن و گوارا سبز کھاد بنانے کے لئے بہت اچھی فصلیں ہیں۔ جونہی ان کے پھول نکلنے کا وقت آئے اسی وقت انہیں ہل سے زمین میں دبا دینا چاہئے۔ اسی طرح بہت بھاری و ہلکی زمینوں کے نقائص کافی حد تک دور کئے جا سکتے ہیں۔

بھاری زمین اس زمین کو کہتے ہیں۔ جس میں چکنی مٹی بہ نسبت ریت کے زیادہ ہو۔ اور جس میں بیلوں کو ہل کھینچنے کے وقت زیادہ زور لگانا پڑے۔ اگرچہ بھاری زمینوں میں عموماً پودوں کی خوراک زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی وہ ناقص خیال کی جاتی ہیں۔ کیونکہ نہ تو ان میں

پانی اور نہ ہوا کا گزر ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بہت ہلکی یعنی ریتلی زمینیں بھی ناقص خیال کی جاتی ہیں۔ کیونکہ وہ زیادہ نمی قائم نہیں رکھ سکتیں۔ نیز ان میں پودوں کی خوراک کم ہوتی ہے۔ لیکن ہر دو بھاری اور ہلکی زمینیں سبز کھاد، عام کھاد یا چونے کے استعمال سے کافی حد تک درست کی جاسکتی ہیں۔ چونا اور نباتاتی مادہ دونوں بھاری زمین کو نرم اور بھربھری بنا دیں گے۔ اور ہلکی زمین میں نمی قائم رکھنے کی طاقت پیدا کر دیں گے۔

کامیابی کا انحصار نچلی زمین پر ——

دور اندیش باغبان کو فی الحقیقت اوپر کی زمین سے اتنا تعلق نہیں ہونا چاہئے۔ جتنا نچلی زمین سے جو سطح زمین سے نیچے واقع ہوتی ہے۔ اور جس کی بابت عموماً باغبان کو بہت کم علم ہوتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جو زمین عام فصلوں کے لئے موزوں ہو۔ پھل دار درختوں کے لئے بھی جن کی جڑیں کافی گہری جایا کرتی ہیں۔ ویسی ہی ہو۔ اگر نچلی زمین کی حالت اچھی نہ ہو۔ تو درخت جب تک کہ ان کی جڑیں نچلی زمین میں نہ پہنچیں گی، اچھے رہیں گے۔ ورنہ وہ کمزور ہونا شروع ہو جائیں گے۔ درختوں کی جڑوں کی لمبائی مختلف ہوتی ہے۔ لیکن ان میں کچھ درجہ تک یہ وصف بھی پایا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی جڑوں کو زمین کی حالات کے مطابق بہت گہرائی یا کم گہرائی تک پہنچا سکتے ہیں۔

ناقص نچلی زمین ——

زمین کی حالت کا معائنہ کم از کم چھ فٹ کی گہرائی تک کرنا چاہئے۔ اگر آٹھ فٹ کی گہرائی تک معائنہ کیا جائے۔ تو بہتر ہوگا اگر زمین کے امتحان سے یہ ظاہر ہو کہ:۔

(۱) اس میں باریک پتھر یا کنکر یا موٹی ریت یا چکنی مٹی کی تہ یا سخت طبقہ چھ یا سات فٹ سے پہلے ہے۔

(۲) پانی کی سطح بہت نزدیک ہے۔

تو اس کو باغبانی کے لئے ناموزوں تصور کرنا چاہئے۔ بشرطیکہ اس میں ایسے درخت جن کی جڑیں

زمین میں بہت دور جاتی ہوں، لگانے کا ارادہ نہ ہو، جڑیں زمین کی ایسی تہوں سے اوپر اوپر ہی اپنی نشوونما حاصل کر سکتی ہیں۔ یا تو جڑیں ان میں سے گذر نہیں سکتیں۔ یا ان کو اتنی خوراک و پانی ایسی ناقص تہوں سے نہیں ملتے کہ وہ اچھی طرح نشوونما پا سکیں۔ مثلاً کنکر روڑ یا موٹی ریت والی تہ میں سے پانی بمعہ حل شدہ پودوں کی خوراک کے نیچے بہ جاتا ہے۔ اور یہ خوراک پھر واپس نہیں آسکتی۔ کیونکہ ریت وغیرہ کے اجزا دور دور ہوتے ہیں۔ اور کشش انابیب شعری کا عمل نہیں ہو سکتا۔ اگر بجائے موٹی ریت کے چکنی مٹی کی تہ ہو۔ تو آب پاشی یا بارش کا پانی اس تہ سے نیچے نہیں جا سکتا۔ اور وہاں رہ کر جڑوں کو بہت نقصان پہنچاتا ہے۔ وہ سانس نہیں لے سکتے اس لئے پودے زرد ہو کر مر جاتے ہیں۔ گو سخت طبقہ زمین اس صوبہ میں شاذونادر ہی پایا جاتا ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ کئی ایک علاقوں میں پایا جاسکے۔ یہ نہایت مضر ہوتا ہے۔ کیونکہ اس میں سے نہ تو جڑوں کا اور نہ ہی پانی کا گزر ہو سکتا ہے۔ پانی اس کے اوپر اوپر ہی جمع رہتا ہے۔ اور جڑوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔

۲۔ زمین کی دُرستی

باغات کے لئے زرخیز زمین تجویز کرنی چاہئے۔ یوں تو ہر قسم کی زمین میں جس میں کلّر یا کنکر نہ ہو، باغ لگ سکتا ہے۔ مگر عمدہ زمین میں درخت بڑے قد کے اور زیادہ پھلدار ہونگے۔ سب سے مقدّم کام زمین کی درستی کا ہے۔ لوگ عموماً زمین کو پورا درست کئے بغیر ہی باغ لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ زمین جس آسانی سے پودے لگانے سے پہلے درست ہو سکتی ہے بعد میں ہرگز نہیں ہو سکتی۔ بہتر تو یہ ہے کہ جو زمین باغ کے لئے تجویز کی جائے۔ اُس میں موسم گرما میں خوب قلبہ رانی کی جائے جس سے ہر قسم کا گھاس پھوس مر جائے۔ اس کے بعد زمین کو حسب ضرورت کراہ سے ایسا درست کیا جائے کہ آبپاشی اچھی طرح سے ہو سکے۔ اور بارش کا پانی بآسانی بہ کر باہر نکل جائے۔ اس کے بعد شروع موسم برسات میں سن بو دی جائے۔ جو پھول آنے پر ہل چلا کر زمین میں ملا دی جائے۔ اور اخیر ماہ

ستمبر میں پودے لگائے جائیں۔ یا مٹر وغیرہ کی کاشت کر کے فصل کاٹ کر ماہ فروری میں پودے نصب کئے جائیں۔ پودے لگانے سے پہلے باغ کی حفاظت کے لئے چاروں طرف مضبوط باڑ اور آبپاشی کے لئے نالیاں تیار کرنی ضروری ہیں۔

۳۔ باغ کی تجویز

زمین کی درستی کے بعد زمین کی پیمائش کر کے باغ کا نقشہ تجویز کیا جائے۔ مختلف اقسام کے درختوں کی تعداد اور ان کے قطعات مقامی حالات، ضروریات اور موسم کے مطابق مقرر کئے جائیں اگرچہ سردست باغ کا ایک ہی حصہ لگانے کا خیال ہو۔ مگر مکمل تجویز کُل باغ کی کر لینی چاہیئے۔ تاکہ باغ ترتیب اور سلیقے کے ساتھ لگ سکے۔

اکثر مالکان باغ یہ کام مالی کے سُپرد کر دیتے ہیں۔ اور اُسے جب کوئی پودا ملتا ہے۔ تو جہاں اس کا جی چاہتا ہے لگا دیتا ہے۔ ہم اس معاملے میں پُورا پُورا مشورہ مُفت اور بخوشی دینے کو تیار ہیں۔ اگر مجوّزہ باغ کی اراضی کا نقشہ ہر قسم کے مفصّل حالات کے ساتھ ہم کو بھیج دیا جائے۔ تو ہم باغ کی تجویز کا نقشہ مکمّل کر کے واپس بھیج دینگے۔ بغیر ایسی مکمّل تجویز کے باغ کا کام ہرگز شروع نہ کیا جائے۔

۴۔ پودوں کا انتخاب

زمین کی درستی اور باغ کی تجویز مکمل کرنے کے بعد دوسرا اہم کام یہ ہے۔ کہ مطلوبہ اقسام کے پودے اعلیٰ نسل کے کسی معتبر ذخیرے سے حاصل کئے جائیں۔ بلکہ مناسب یہ ہے۔ کہ زمین کی درستی کا کام شروع کرنے کے ساتھ ہی پودوں کے منگانے کا بھی انتظام کیا جائے۔ لوگ اس معاملہ میں عموماً بہت لاپرواہی اور غفلت سے کام لیتے ہیں۔ جن پودوں کی پرورش پر ہزارہا روپیہ اور سالہا سال کی محنت صرف ہوگی۔ اُن کی خرید میں ضرورت سے زیادہ کفایت شعاری اور لاپرواہی برتی جاتی ہے۔ اور نہایت قلیل رقم کی بچت کے خیال سے غیر معتبر ذخیروں سے پودے خرید کر باغ کی بُنیاد ہی

خراب کر لی جاتی ہے جس سے بعد کے اخراجات، محنت اور مشقت رائیگان جاتی ہے۔ یہ بات ظاہر ہے کہ اچھی چیز اچھی قیمت پر ملے گی۔ اور ارزاں ضرور ناقص ہوگی۔ پودے خریدنے سے پہلے نرسری یعنے ذخیرہ کی بابت مکمّل حالات ہو سکے تو خود موقعہ پر جا کر دریافت کر لینے چاہئیں۔

سب سے مقدّم بات تحقیق کرنے کی یہ ہے کہ ان پودوں کو ذخیرہ فروش کن درختوں سے پیوند کرتا ہے۔ یا ان کے لئے کن درختوں سے چشمے حاصل کرتا ہے۔ کیا اس مطلب کے لئے اس کا اپنا باغ موجود ہے یا نہیں؟ اور آیا وہ درخت اُن ہی اقسام کے ہیں؟ جو ظاہر کئے جاتے ہیں۔ پودوں کی حالت کا اندازہ بھی دیکھنے ہی سے ہو سکتا ہے۔ غرضیکہ پودوں کی خرید میں جس قدر بھی احتیاط ممکن ہو کرنی چاہئے۔ اور باغ کی تجویز کے ساتھ ہی پودوں کی خرید کا بھی پختہ انتظام کر لینا چاہئے۔

ہماری نرسری میں پودے ہمارے وسیع باغات کے چیدہ پودوں سے ہی تیار ہوتے ہیں۔ جو نہایت کوشش اور کثیر اخراجات سے نہ صرف ہندوستان کے ہر ایک حصّے سے بلکہ ممالک غیر جاپان، آسٹریلیا اور امریکہ سے براہِ راست حاصل کئے گئے ہیں۔ عام ذخیروں میں پودوں کے اقسام کی نشان دہی کا انتظام بالکل ناقص اور غیر معتبر ہوتا ہے۔ اس نرسری میں پیوند شدہ پودوں کو اصل درخت سے الگ کرنے سے قبل لیبل لگا دئے جاتے ہیں۔

۵۔ پودوں کا لگانا

پودے لگانے کا موسم۔ پنجاب میں پودے لگانے کے لئے دو موسم ہیں۔ ایک تو ۱۵ اگست سے اخیر اکتوبر تک ہے۔ جبکہ برسات کی بارش اور گرمی کا زور ختم ہو جائے۔ دوسرا موسم بہار وسط جنوری سے نصف اپریل تک ہے۔ یعنے سردی کے نکل جانے کے بعد اور گرمی کی شدّت سے پہلے۔ جن پودوں کے پتّے موسم سرما میں جھڑ جاتے ہیں۔ وہ عموماً ماہ جنوری یا فروری میں نیا شگوفہ نکلنے سے پہلے لگائے جاتے ہیں۔ اس موسم میں وہ جڑوں سے اکھاڑ کر یعنے جھاڑ کر لگائے جا سکتے ہیں۔ اگر دوسرے موسم میں لگانے ہوں۔ تو ذخیرہ سے مٹّی کی گاچی کے ساتھ اکھاڑے

جاتے ہیں۔

پودوں کا درمیانی فاصلہ۔ مختلف اقسام کے پودے جتنے فاصلے پر لگانے چاہئیں۔ اُن کا نقشہ اس رسالہ میں دیا گیا ہے۔ اس سے کم فاصلے پر پودے ہرگز نہ لگانے چاہئیں۔ ناواقف مالکانِ باغ اور ان کے مالی اس معاملے میں سخت غلطی کرتے ہیں۔ اور پودوں کو نزدیک نزدیک لگا لیتے ہیں۔

گڑھے کھودنا۔ ان فاصلوں کے مطابق سیدھی لائنوں میں پودے کی جگہ کا نشان کر کے کم سے کم تین فٹ قطر کے تین فٹ گہرے گڑھے کھودنے چاہئیں۔ چند روز اِن گڑھوں کو کُھلا چھوڑ دیں۔ اس کے بعد سطح زمین کی اچھی مٹی سے اُن کو پُر کر دیں۔ اس مٹی میں تھوڑی مقدار میں مویشی خانہ کا کھاد بھی ملا دیں مگر احتیاط رکھیں۔ کہ کھاد "کچی" نہ ہو۔ اور اُس میں نباتاتی مادے کی کثرت ہو۔ اس کے بعد گڑھوں کو پانی سے سیراب کر دیں۔ تاکہ مٹی اچھی طرح دب جائے جب پودے لگانے ہوں۔ تو ان گڑھوں میں پودوں کی گاچی یا ان کی جڑوں کی مقدار کے مطابق چھوٹے گڑھے کھود کر پودے لگا دئے جائیں۔ اور یہ خیال رکھیں کہ پودا اس جگہ اسی قدر زمین میں دبایا جائے۔ جس قدر وہ ذخیرہ میں تھا۔ پودے کے ارد گرد کی مٹی اچھی طرح سے دبا کر پانی دے دیا جائے۔

لگانے کا بہتر وقت۔ پودے لگانے کا سب سے بہتر وقت شام کا ہے۔ تاکہ رات کی خنکی میں وہ تروتازہ ہو جائیں۔ اور دن کی دھوپ میں مرجھانے سے بچے رہیں۔

پودے پہنچنے پر احتیاط۔ باہر سے پودے منگائیں تو انہیں سایہ میں ٹھنڈی جگہ رکھ کر پانی چھڑک دیں۔ جو پودے جڑوں سے اُکھڑ کر آتے ہیں۔ ان کو نم دار زمین میں ڈیڑھ فٹ نالی کھود کر دبا دیں۔ اس عمل سے زمین کی نمی کے باعث پودوں کی خشک شدہ رطوبت ایک یا دو دن میں پھر پیدا ہو جائیگی

۶۔ پودوں کی پرورش

پودوں کی پرورش کا سارا دارومدار اس بات پر ہے۔ کہ اُنہیں وقت پر پانی ملے اور وقت پر گوڈائی ہوتی رہے۔ ناواقف مالی عموماً پودوں کو ضرورت سے زیادہ پانی دیتے ہیں۔ پانی اس وقت

دینا چاہیئے جبکہ سطح زمین خشک ہو جائے۔ اور اس کے بعد جب وقت زمین کسی قدر خشک ہو۔ اُسی وقت اس کی گوڈائی کردی جائے۔ اگر یہ سلسلہ پوری پابندی اور محنت کے ساتھ جاری رہے۔ تو پودے کی پوری نشوونما یقینی ہے۔ چھوٹی عمر میں پودوں کو کھاد کی چنداں ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر دی جائے تو بہت قلیل مقدار میں اور بالکل گلی ہوئی ہونی چاہیئے۔ اور یہ احتیاط رہے کہ کھاد پودے کے تنے کے ساتھ نہ لگنے پائے۔ بلکہ تھوڑا فاصلہ چھوڑ کر زمین میں ملا دی جائے۔ پودوں کو جب پھل آنے لگے تو ہر سال مناسب مقدار میں موسم سرما میں کھاد دینی چاہیئے۔ سب سے بہتر کھاد مویشی خانہ سے حاصل ہوتی ہے۔ ایک گڑھے میں روزانہ گوبر، پیشاب، گھاس، چارا جو مویشیوں کے نیچے ڈالا جائے جمع کرتے جائیں۔ اور باغ کی صفائی سے جو پتے اور گھاس پھونس نکلے وہ بھی اس میں ملاتے جائیں۔ گڑھا بھر جانے پر مٹی سے دبا دیں۔ اور ایک سال یا چھ ماہ کے بعد جب بالکل گل سڑ جائے تو استعمال میں لائیں۔

پودے لگاتے وقت احتیاط۔ تمام ٹوٹی ہوئی یا زیادہ لمبی جڑوں کو کاٹ دینا چاہیئے۔ پودوں کو تقریباً اس گہرائی پر لگانا چاہیئے۔ جس پر کہ وہ پنیری میں لگے ہوئے تھے۔ یا ایک دو انچ اس سے گہرے لگا دو گرم علاقوں میں پودوں کو سورج کی گرمی سے بچانے کے لئے ان کی چوٹی کا جھکاؤ قدرے جنوب مغرب کی طرف رکھنا بہتر خیال کیا جاتا ہے۔ اور جہاں آندھی بکثرت چلتی ہے پودوں کا جھکاؤ اس طرف ہونا چاہیئے جس طرف سے ہوا آتی ہو۔

پودے لگاتے وقت جڑوں کو ان کی اصلی حالت میں پھیلا دینا چاہیئے۔ گڑھوں کو اوپر والی مٹی سے بھر کر خوب دبا دینا چاہیئے۔ تاکہ جڑوں کے درمیان کوئی جگہ خالی نہ رہ جائے۔ اس وقت کی احتیاط سے بہت سے پودے مرنے سے بچ جاتے ہیں۔

پودے کے اردگرد زمین قدرے اونچی رکھنی چاہیئے۔ تاکہ پانی پودے کے تنے کو نہ چھو سکے

پودے لگانے کے بعد فوراً ہی پانی دے دینا چاہیئے۔

آب پاشی۔ چھوٹے پودوں کی آبپاشی متواتر ہونی چاہیئے۔ بڑے پودوں کی آب پاشی پھول آنے پر جب تک پھل اچھی طرح سے نہ بن جائے، بالکل بند رکھیں۔ مگر پھلوں کے بڑھنے اور رس پیدا ہونے کے

ایام میں آب پاشی بخوبی کرتے رہیں۔ چھوٹے پودوں کو اکثر دیمک لگ جاتی ہے۔ اس کا بچاؤ متواتر گوڈائی اور صفائی سے ہو سکتا ہے۔

چھوٹے پودوں کو حسب ضرورت سخت لُو اور زیادہ سردی سے بچایا جائے۔ باغ کی ساری زمین کو گھاس پھوس سے پاک رکھیں۔ اس مطلب کے لئے ایک دفعہ موسم برسات کے بعد اور پھر سردیوں کے بعد ہل چلایا جائے۔ یا سال میں دو دفعہ کسّی کے ساتھ گوڈائی کی جائے۔ جہاں ممکن ہو باغ میں سبزی کی ایسی فصلیں کاشت کرنا جس میں متواتر گوڈائی کی ضرورت ہو بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ مگر ان فصلوں کے لئے کھاد اچھی طرح سے دیں۔ تاکہ زمین کی طاقت کم نہ ہو۔ برسات کا پانی باغ میں خصوصاً پودوں کے ارد گرد بالکل کھڑا نہ ہونے دیں۔ جن پودوں کے پتے موسم سرما میں گر جاتے ہیں۔ ان کی شاخ تراشی موسم بہار سے قبل ضروری ہے۔ کم عمر پودوں کو جو پھل آئے وہ توڑ دینا چاہیئے۔ ورنہ پودے کمزور رہ جائیں گے۔ اور پورا قد نہیں کرینگے۔ پھلوں کی حفاظت پرندوں اور دیگر اقسام کے موذی جانوروں سے بطریق مناسب کی جائے۔ چوہے پودوں کو بہت نقصان پہنچاتے ہیں۔ ان کے تلف کرنے کا انتظام بذریعہ زہر و گوڈائی کرتے رہیں۔

نقشہ فاصلہ برائے اشجار

درختوں کو مناسب فاصلہ پر لگانے کی اہمیت۔ درختوں کو کم فاصلہ پر لگانا ایک بہت بڑی غلطی ہے۔ جس کا ازالہ بعد میں بمشکل کسی صورت سے ہو سکتا ہے۔ اس سے فائدہ کی بجائے بہت نقصان ہوتا ہے۔ درختوں کو نزدیک لگانے سے جو ضرررساں اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔(۱) درخت پوری طرح نشوونما نہیں پاتے۔ اور پھیلاؤ کرنے کی بجائے زیادہ اونچے ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے پھل اور درخت کو اندھیریوں سے زیادہ نقصان کا اندیشہ رہتا ہے۔(۲) گھنے درختوں پر پھل کم مقدار میں لگتا ہے۔(۳) درخت کمزور ہونے کی وجہ سے پھل ناقص رہتا ہے۔ اور درخت جلدی سوکھنے لگتے ہیں۔(۴) کاشت اور گوڈائی اچھی طرح سے نہیں ہو سکتی۔ بیلوں کے ذریعہ قلبہ رانی نہیں ہو سکتی۔ لہذا لاگت زیادہ آتی ہے۔(۵) پودوں کے نیچے روشنی اور ہوا داخل نہیں ہو سکتی جس سے بیماریاں زیادہ پھیلتی ہیں۔

مختلف اشجار کے لئے مناسب اور موزوں فاصلے مندرجہ ذیل نقشہ سے ظاہر ہوتے ہیں:۔

نام درخت	درمیانی فاصلہ	نام درخت	درمیانی فاصلہ
آم تخمی	۴۰ فٹ	بادام	۲۵۔۲۰ فٹ
آم پیوندی	۳۵۔۳۰ فٹ	سیب	۲۵۔۲۰ فٹ
لیچی	۳۰۔۲۵ فٹ	خوبانی	۲۵۔۲۰ فٹ
امرود	۲۵۔۲۰ فٹ	ناشپاتی	۲۵۔۲۰ فٹ
لوکاٹ	۲۵۔۲۰ فٹ	آڑو	۲۰۔ فٹ
انجیر	۲۵۔۲۰ فٹ	آلوچہ	۲۰۔ فٹ
سنگترہ	۲۵۔۲۰ فٹ	انار	۲۰۔ فٹ
مالٹا	۲۰۔ فٹ	انگور	۱۰۔ فٹ
لیموں	۲۰۔ فٹ	پپیتا	۱۵۔۱۰ فٹ
میٹھا	۲۰ فٹ	کیلا	۱۰۔ فٹ
آنولہ	۳۰۔۲۰ فٹ		

ایکڑ میں درختوں کی تعداد

قطاروں کا درمیانی فاصلہ	مستقل مربعہ طریقہ سے تعداد درخت فی ایکڑ	شش پہلو طریقہ سے تعداد فی ایکڑ
۸ فٹ	۶۸۰	۷۸۲
۱۰ "	۴۳۵	۵۰۰
۱۲ "	۳۰۲	۳۴۷
۱۴ "	۲۲۲	۲۵۵
۱۵ "	۱۹۳	۲۲۲
۱۶ "	۱۷۰	۱۹۵
۱۸ "	۱۳۴	۱۵۴
۲۰ "	۱۰۹	۱۲۵
۲۲ "	۹۰	۱۰۳
۲۵ "	۶۹	۸۰
۳۰ "	۴۸	۵۴
۳۵ "	۳۵	۴۰
۴۰ "	۲۷	۳۱
۴۵ "	۲۲	۲۵
۵۰ "	۱۷	۲۰

آم

آم پھلوں کا بادشاہ ہے۔ دنیا میں اس سے بہتر پھل اور کوئی نہیں ہے۔ ایک پھل اور سینکڑوں اقسام۔ ہر ایک کا رنگ، قد، مزا، الگ الگ۔ پختگی پر کھانے کے علاوہ کچے پھل کی چٹنی، اچار، مربہ وغیرہ قسم قسم کی چیزیں تیار ہوتی ہیں۔ مئی سے لے کر اکتوبر تک اس کا موسم رہتا ہے۔ بعض اقسام کاٹ کر کھائی جاتی ہیں۔ اور بعض پتلے رس کی چوس کر۔ آم کی عمر بہت ہوتی ہے تخمی آم تین تین سو سال کی عمر کے پائے گئے ہیں۔ پیوندی بھی سو سال تک کا ہو جاتا ہے۔ پانچ چھ سال کی پرورش کے بعد پھر اس پر بہت ہی کم خرچ آتا ہے۔ موسم گرما میں باغ کو ایک یا دو دفعہ سیراب کر دینا کافی ہے۔ پھل بکثرت اور قیمتی ہوتا ہے۔ ایک اچھے قسم کے آم کا پھل اوسطاً پچیس تیس روپیہ سال قیمت پاتا ہے۔ اور ایک ایکڑ میں تقریباً پچاس پودے لگتے ہیں۔ اس سے آم کے باغات کی آمدنی کا اندازہ بخوبی ہو سکتا ہے۔

آب و ہوا۔ آم پنجاب کے ہر حصہ میں لگ سکتا ہے۔ صرف زیادہ کوہستانی علاقے اس کیلئے موزوں نہیں ہیں۔ آم کے لئے کم از کم ۸۰ درجے کے ٹمپریچر کی ضرورت ہے۔ اس سے کم حرارت کے مقامات اس پھل کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ آم کے لئے گرم تر علاقہ بہت ہی موزوں رہتا ہے۔

زمین۔ آم کے لئے زرد سُرخی مائل زمین جو نہایت بھربھری ہو زیادہ موزوں ہوتی ہے۔ اوسط درجہ کی زمین یعنی جو نہ ہی روہی کی قسم سے ہو اور نہ ہی محض ریتلی ہو، اور جس میں کافی گہرائی تک پانی پھر سکے مناسب رہتی ہے۔ زیادہ چکنی، کنکر یا کلر والی زمین سے گریز کرنا چاہیئے

کھاد۔ گڑھے اگر کھاد کی مٹی سے بھر دئے گئے ہوں۔ تو ان کو کم از کم ایک مہینہ تک پانی دیتے رہنا چاہیئے۔ تاکہ کھاد کی گرمی بالکل زائل ہو جائے۔ کچی کھاد کسی صورت میں نہیں ڈالنی چاہیئے ورنہ پودے ضائع ہو جائیں گے۔ کھاد جس میں پتی کا جزو زیادہ ہو زیادہ مناسب رہتی ہے۔

آم کے لئے ہڈی اور سینگ کا برادہ بہت کارآمد کھاد ثابت ہوئی ہے۔

پرورش (آبپاشی وگوڈائی)۔ آم کی پرورش کے لئے صرف پانی اور گوڈائی کی ضرورت ہے۔ اس میں جس قدر کوشش کی جائے گی پودا اسی قدر بڑھے گا۔ اور طاقتور ہوگا۔ پانی دینے کے بعد جس وقت خشکی آجائے، گوڈائی کر دینی چاہیئے۔ اور چند روز بعد پھر پانی دیا جائے۔ اور خشک ہونے پر گوڈائی کی جائے۔ یہ سلسلہ بغیر کسی وقفے کے جاری رہے۔ مگر یہ خیال رہے کہ ضرورت سے زیادہ پانی نہ دیا جائے۔ گرم موسم میں صرف شام کے وقت پانی دینا چاہیئے۔

ضروری احتیاط ونگہداشت۔ آم کے خورد سال پودوں کو سخت لو اور پالے سے محفوظ رکھنے کی بیحد ضرورت ہے۔ زیادہ گرم علاقوں میں پودے لو کی وجہ سے خشک ہو جاتے ہیں۔ سردی سے محفوظ کرنے کے لئے پودوں کو شروع ماہ دسمبر سے اخیر ماہ فروری تک چٹائی یا پھونس سے ڈھک دینا چاہیئے۔ سخت سردی کے دنوں میں باغ میں کھلا پانی چھوڑ دینا بھی پودوں کو نقصان سے بچاتا ہے۔

قلمی آموں میں جلدی پھل آجاتا ہے۔ مگر پھول توڑ دینا چاہیئے۔ اور چھٹے سال سے قبل پھل نہ لینا چاہیئے۔ جو پودے تخم سے پیدا کئے جاتے ہیں، وہ عموماً ناقص ہوتے ہیں۔ سینکڑوں میں دو چار اچھے نکلتے ہیں۔ اور وہ بھی مختلف قسم کے۔ اس کے علاوہ تخمی پودا تقریباً دس بارہ سال کے بعد پھلتا ہے۔ اس لئے پیوند کا طریقہ ایجاد ہوا ہے۔ تخمی پودے کو جس قسم کے آم کی شاخ سے پیوند کیا جائے۔ وہ پودا بالکل ویسا ہی پھل دے گا۔ تخم بونے سے یہ بات بالکل حاصل نہیں ہوتی۔

آم کی سینکڑوں اقسام ہیں۔ ہم نے ہندوستان کے ہر ایک حصّے سے بہترین اقسام نہایت احتیاط اور صرفِ کثیر سے انتخاب کر کے اپنے وسیع باغات میں لگائی ہیں۔ اس انتخاب میں یہ بات سب سے مقدّم رکھی گئی ہے۔ کہ درخت دیگر خوبیوں کے علاوہ پھلت میں اچھا ہو۔ آم خواہ کیسا ہی مزیدار ہو مگر جو پھلت کا ناقص ہو اس کا باغ میں لگانا فضول ہے۔ پنجاب میں لوگ عموماً پتلے رس کے آم کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ اس لئے ہم نے پتلے رس کی کئی نہایت اعلیٰ اقسام مہیا کی ہیں۔

آم کا قلمی پودا نازک ہوتا ہے۔ اور پرورش میں احتیاط چاہتا ہے۔ خصوصاً چھوٹی عمر میں زیادہ گرمی اور سردی سے بچاؤ ضروری ہے۔ نیز آبپاشی بھی مناسب مقدار میں ہو۔ ان باتوں کا خیال رکھا جائے۔ تو آم سے بڑھکر اور کوئی پودا اتنی جلدی اور اتنی زیادہ پیداوار نہیں دیتا۔ پنجاب میں اس بات کی عام شکایت ہے کہ پیوندی آم کے پودے زیادہ تر بہت جلد مر جاتے ہیں اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ یہ پودے عموماً صوبہ جات یو۔ پی۔ بہار اور بنگال سے منگائے جاتے ہیں۔ جہاں کی آب وہوا پنجاب سے بالکل مختلف ہے۔ وہاں کے پودے یہاں کی شدّت گرمی اور سردی برداشت نہیں کر سکتے۔ نیز لمبے سفر کی وجہ سے ان کی جڑوں کو ضعف پہنچ جاتا ہے۔ اس لئے آم ہمیشہ اپنے ملک کے ذخیروں سے لے کر لگانے چاہئیں۔ ہماری نرسری میں اس بات کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ تخمی پودے اس ملک کے توانا اور سخت گرمی اور سردی کو برداشت کرنے والے آموں کے بیج سے پیدا کئے جاتے ہیں۔ اور ان پودوں کو موسم سرما میں سردی برداشت کرنے کا عادی بنایا جاتا ہے۔ اس لئے سردی گرمی سے ان کے تلف ہونے کا بالکل اندیشہ نہیں ہے۔

آڑو۔ آلوچہ

آڑو اور آلوچہ دونوں بہت لذیذ پھل ہیں۔ میدان اور پہاڑ میں ہر جگہ لگ سکتے ہیں۔ آڑو تیسرے سال اور آلوچہ چوتھے پانچویں سال پھل دینے لگتا ہے۔ مستقل قطعات کے علاوہ یہ پودے عارضی طور پر آم کے قطعات میں لگائے جا سکتے ہیں۔ دس بارہ سال کے بعد جب آم پورا قد کر جائیں۔ تو یہ کاٹ دئے جائیں۔ اس طریق پر زمین سے جلد اور زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔

زمین۔ آڑو کے لئے ہلکی گرم ریتلی مائل اوسط درجہ کی خشک زمین کی ضرورت ہے۔ یہ ایسی زمین جس میں موٹی ریت اور کنکر کافی مقدار میں ہو بھی ہو سکتا ہے۔ آلوچہ زیادہ بھاری اور نمدار زمین کو برداشت کر سکتا ہے۔ فی الحقیقت اگر نچلی زمین بہت بھاری ہو۔ اور اس میں

کافی پانی قائم رکھنے کی طاقت ہو تو صرف آلوچہ کا سٹاک کامیاب رہ سکتا ہے۔ آڑو اپنے ہی سٹاک پر ایسی زمینوں میں مشکل سے کامیاب ہوگا۔ یہ پودے سٹاک کی تبدیلی سے مختلف زمینوں کے موافق بنائے جا سکتے ہیں۔ مثلاً بادام کے سٹاک پر پیوند شدہ پودے زیادہ خشک اور ہلکی زمین میں بخوبی ہو سکتے ہیں۔

آب پاشی۔ آڑو اور آلوچہ کو کثرت نمی سے نقصان پہنچتا ہے۔ اس بات کی احتیاط رکھنی چاہیئے کہ بارش کا پانی جلدی خارج ہو جائے۔ اور پودوں کے ارد گرد جمع نہ رہے۔ پھل ختم ہونے کے بعد یا ماہ نومبر اور دسمبر میں جب پتّے گرنے لگیں۔ تو پانی دینا کم کر دیں۔ اور پھول آکر جب تک پھل اچھی طرح جم نہ جائے پانی نہ دیا جائے۔ اس کے بعد پختگی پھل کے دوران میں متواتر مگر مناسب مقدار میں پانی دیا جائے۔

شاخ تراشی۔ پت جھڑ والے پودوں میں شاخ تراشی کا عمل نہایت ضروری ہوتا ہے۔ ان درختوں کو لگاتے وقت ۱½-۲ فٹ کی اونچائی پر کاٹ دینا چاہیئے۔ سرے والی شاخیں مناسب فاصلہ پر تنہ کے ارد گرد رکھی جائیں۔ اور چار یا پانچ شاخیں مناسب فاصلہ پر تنہ کے ارد گرد چھوڑی جائیں۔ موسم بہار میں نئی شاخوں کی بڑھوتری کو غور سے دیکھا جائے۔ تاکہ نامناسب شگوفے شروع میں ہی نہ بڑھنے دئے جائیں۔ اور درخت ایک اچھا آغاز کر سکے۔ ان میں پھل نئی لکڑی پر لگتا ہے۔ لہٰذا شاخ تراشی ہر سال ضروری ہے۔ لیکن آلوچہ کی شاخ تراشی آڑو سے کم ہونی چاہیئے کیونکہ اس کا پھل ایک سال سے زائد عمر کی لکڑی پر بھی لگ جاتا ہے۔

ان پودوں کی جڑیں اخیر دسمبر میں کھول دینی چاہئیں۔ تاکہ جالا کٹ جائے۔

کھاد۔ عام طور پر ان پودوں کو کھاد نہیں دی جاتی۔ لیکن یہ عمل اتنا ہی ضروری ہے۔ جتنا کہ اور پھل آور پودوں کے لئے مناسب وقت وہی ہے۔ جبکہ ان کی جڑیں کھولی جائیں۔ بعد میں مٹی ڈال کر دور بند کر دئے جائیں۔

اقسام۔ ہم نے اپنے باغات میں آڑو اور آلوچہ کی بیسیوں اقسام دیسی اور ولائتی کا سالہا سال

تک تجربہ کرنے کے بعد صرف چند اقسام کا انتخاب کیا ہے۔ اور صرف انہی اقسام کے لگانے کی سفارش کرتے ہیں۔ پشاور۔ کوئٹہ کی زیادہ تر ولائتی اقسام پنجاب میں بالکل بار آور نہیں ہوئیں۔

امرود

یہ درخت میدانوں میں ہر جگہ کاشت ہو سکتا ہے۔ دوسرے پھل دار درختوں کی بہ نسبت سب سے پہلے بار آور ہوتا ہے۔ پرورش اچھی ہو تو تیسرے سال پھل لے آتا ہے۔ یہ سال میں عموماً دو دفعہ پھلتا ہے۔ گو سردیوں میں پھل کم لگتا ہے۔ لیکن زیادہ نفیس ہوتا ہے۔ موسم برسات کی فصل میں ماہ جون میں پھول آتا ہے۔ اور جولائی سے اکتوبر تک پھل موجود رہتا ہے۔ موسم سرما کی فصل نومبر سے فروری تک رہتی ہے۔

زمین۔ ہر قسم کی زمین میں بخوبی ہو سکتا ہے۔ گہری ریتلی اوسط درجہ کی زمین اس کے لئے اچھی سمجھی گئی ہے۔

نگہداشت۔ جس علاقہ میں موسم سرما میں جاڑا زیادہ ہو۔ وہاں اس پر پہلے سال سایہ کر دینا چاہیئے۔

آب پاشی۔ پھل کے دوران میں متواتر پانی ملنا چاہیئے۔ اختتام فصل پر دو ماہ کے لئے آبپاشی بالکل بند کر دینی چاہیئے۔ تاکہ درخت آرام کرلے۔

کھاد۔ ماہ جنوری میں جڑیں کھول کر بوسیدہ کھاد ڈال دی جائے۔ اور پانی دے دیا جائے۔

اقسام۔ امرود میں بیج بکثرت ہوتے ہیں۔ اور نازک طبائع اس سے گھبراتی ہیں۔ اس لئے ایک قسم امرود بلا بیج بھی مہیا کی گئی ہے۔ جو نہایت بیش قیمت اور لاجواب ہے۔ دوسری دو اقسام دیسی اور الہ آبادی ہیں۔ جن کا پھل نہایت خوبصورت۔ لذیذ اور بکثرت ہوتا ہے۔ آزمائش کریں۔ اور فائدہ اٹھائیں۔

انار

یہ علاقہ پامیر اور ایران کا نہایت خوشنما پھل ہے۔میدانوں میں ہر جگہ کاشت ہوسکتا ہے۔مگر خشک علاقوں میں اچھا ہوتا ہے۔پہاڑوں میں خودرو ہوتا ہے۔لیکن نہایت ترش اور صرف انار دانہ بنانے کے کام آتا ہے۔

زمین۔ گہری چونے والی زمین اس کے لئے بہت موزون رہتی ہے۔قدرے نمدار معمولی کلر والی زمین کو بھی برداشت کرسکتا ہے۔

آب پاشی۔ پھل کے دوران میں متواتر آب پاشی کی ضرورت ہوتی ہے۔ویسے کمی آب پاشی کو بھی بخوبی برداشت کرسکتا ہے۔

پھل کا پھٹنا۔یہ شکایت تقریباً تمام صوبہ میں پائی جاتی ہے۔صرف علی پور کے شمالی حصہ میں یہ نقصان بالکل نہیں ہوتا۔چونکہ وہاں موسمی ٹمپریچر میں زیادہ تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

شاخ تراشی۔ زیادہ شاخ تراشی کی ضرورت نہیں ہوتی۔اس کی جڑوں اور شاخوں سے بکثرت سکر پھوٹتی رہتی ہیں۔جو کہ کاٹ دینی چاہئے۔شاخیں ۲۔۳ سال بعد پھل دینا بند کردیتی ہیں۔لہذا شاخوں کو پھل دینے کے بعد ماہ نومبر یا دسمبر میں تھوڑا کاٹ دینا چاہئے تاکہ نئی آنکھیں پھوٹتی رہیں۔

کھاد۔ ماہ نومبر یا دسمبر میں جڑوں کو چند روز کھلا رکھ کر بوسیدہ کھاد میں کسی قدر اینٹوں کی سرخی ملا کر ڈالیں اور جڑیں ڈھانپ دیں۔

انجیر

اس درخت کا اصلی وطن ہندوستان ہے۔میدان اور پہاڑ میں بخوبی ہوسکتا ہے۔ تین سے چار سال میں پھل لے آتا ہے۔ فروری مارچ میں پھل لگتا ہے۔اور مئی جون میں پک جاتا

ہے۔ زمین کی جوتائی زیادہ گہری نہیں کرنی چاہئے۔ چونکہ اس کی جڑیں زیادہ تر سطح سے خوراک حاصل کرتی ہیں۔ زمین گھاس سے بالکل صاف رکھنی چاہئے۔ ورنہ یہ درخت اچھی طرح نشوونما نہیں پاتا۔

زمین۔ ہلکی ریتلی زمین اس کے لئے زیادہ موزوں رہتی ہے۔ ویسے ہر قسم کی زمین میں بخوبی ہوسکتا ہے۔

آب پاشی۔ پھل کے دوران میں پانی متواتر مگر قلیل مقدار میں دینا چاہئے۔ زیادہ پانی سے پھل پھیکا پڑ جاتا ہے۔

شاخ تراشی۔ شروع میں موزوں شکل بنانے کے لئے اس عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے بعد بہت کم شاخ تراشی کی ضرورت ہوگی سوائے اس کے کہ سوکھی اور ٹوٹی ہوئی شاخیں کاٹ دی جائیں۔

کھاد۔ دسمبر یا جنوری میں جڑیں کھول دی جائیں۔ اور گلی سڑی پتی اور گوبر کی کھاد ڈال کر جڑیں بند کردیں۔

خاص ہدایت۔ باغ میں پودے لگاتے وقت اس بات کی احتیاط رکھنی چاہئے۔ کہ جڑوں کو زیادہ ہوا نہ لگنے پائے۔ اور انہیں خشک نہ ہونے دیا جائے۔ ورنہ بہت سے درختوں کے خشک ہوجانے کا اندیشہ ہے۔

انگور

پہاڑ اور میدان میں کم وبیش کامیابی کے ساتھ کاشت ہوسکتا ہے۔ جن علاقوں میں بارش زیادہ ہوتی ہے۔ وہاں صرف اگیتی اقسام کامیاب ہوسکتی ہیں۔ کیونکہ بارش سے یہ پھل خراب ہوجاتا ہے۔

حقیقت میں یہ پودا سرد اور خشک ممالک کا ہے۔ اور وہاں کے پھل میں جو خوبی ہوتی ہے

وہ دوسری جگہ تو ممکن نہیں ہے۔ تاہم پھل دے دیتا ہے۔ اور اچھی قیمت پر بک جاتا ہے پودے ماہ جنوری کے اخیر میں لگانے چاہئیں۔

پہاڑوں میں اس کا پھل ستمبر میں پکتا ہے۔ پنجاب میں وسط جون میں ہی پک جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ پنجاب میں صرف اگیتی اقسام کامیاب ہو سکتی ہیں۔ بیل ۳ سال بعد بار آور ہوتی ہے۔

زمین۔ اس کے لئے ریتلی اوسط درجہ کی زمین نہایت موزوں ہے۔ زمین زیادہ زرخیز نہیں ہونی چاہیئے۔ ورنہ بیل زیادہ بڑھ جائے گی۔ اور بہت کم پھل دیگی۔

شاخ تراشی۔ اس عمل میں خاص ترتیب اور احتیاط کی ضرورت ہے جس کے متعلق مفصّل ہدایات اس فہرست کے اخیر میں درج ہیں۔

کھاد۔ گوبر کی کھاد کا متواتر استعمال ولائتی کھادوں سے اچھا ثابت ہو چکا ہے۔ ماہ دسمبر میں جڑیں کھول کر کھاد دی جائے۔

آنولہ

یہ درخت دامن کوہ اور میدان میں بخوبی ہو سکتا ہے۔ تخمی پھل چھوٹا اور پیوندی بہت بڑے قد کا ہوتا ہے۔ اس کا اچار اور مربہ بہت ہی فائدہ بخش ہوتا ہے۔ پیوندی درخت کا پھل بہت اچھی قیمت پر بک جاتا ہے۔

زمین۔ ہلکی قسم کی اوسط درجہ کی زمین اس کے لئے موزوں رہتی ہے۔

کھاد۔ ماہ دسمبر میں جڑیں کھول کر گوبر کی گلی سڑی کھاد ڈالی جائے۔

بادام

اس کی کاشت مثل آڑو کے ہوتی ہے۔ پنجاب میں یہ پھل تو لے آتا ہے۔ مگر چھلکا موٹا

ہو جاتا ہے۔ بادام کو پھل آٹھ دس سال بعد آتا ہے۔ لہٰذا یہ سمجھ کر کہ بہت عرصہ سے بار آور نہیں ہؤا، درخت کاٹ نہ دیا جائے۔

زمین۔ اس کی چشم آڑو۔ بادام۔ خوبانی اور آلوچہ پر لگ سکتی ہے۔ لیکن موخر الذکر دو اتنے اچھے نہیں ہیں۔ اگر بادام کا سٹاک استعمال کیا گیا ہو۔ تو اس کے لئے خشک گرم۔ ہلکی گہری زمین ہونی چاہئے۔ چونکہ اس کی جڑیں کافی گہرائی تک جایا کرتی ہیں۔ اس لئے زمین کافی گہرائی تک موزوں ہونی چاہئے۔ ایسی زمین سے جس میں پانی اچھی طرح نہ پھر سکے اور جس میں پانی کھڑا رہے، پرہیز کرنا چاہئے۔ اگر آڑو بطور سٹاک کے استعمال کیا گیا ہو۔ تو اس کے لئے گرم ریتلی مائل اوسط درجہ کی ہلکی زمین کی ضرورت ہے۔

آب پاشی۔ زیادہ آب پاشی مضر ہے۔ یہ کافی خشکی کو برداشت کر سکتا ہے۔

کھاد۔ ماہ دسمبر میں جڑیں کھول کر کھاد دی جائے۔

شاخ تراشی۔ آغاز میں درخت کی شکل قائم کرنے کے لئے اس کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعد میں اس کی ضرورت نہیں۔ سوائے اس کے کہ سوکھی اور ٹوٹی ہوئی شاخیں کاٹ دی جائیں۔

بہی

اس کی کاشت آڑو کے مثل ہے۔ یہ زیادہ تر مربّے کے کام آتا ہے۔ اور تخم سے بہی دانہ حاصل ہوتا ہے۔ جو بہت گراں قیمت پر بکتا ہے۔ اور اچھی آمدنی کا ذریعہ ہے۔ اس کا پھل شاخ کے سرے پر آتا ہے۔ اس لئے ہر سال شاخ تراشی ضروری ہے

خوبانی

یہ نہایت لذیذ پھل ہے۔ اس کی کاشت مثل آڑو اور آلوچہ کے ہوتی ہے۔ مگر اس کا درخت بڑا قد کر جاتا ہے۔ اور عمر میں بھی زیادہ ہوتا ہے۔ پھل آٹھ سال بعد آتا ہے۔

درخت گرم علاقوں میں لگ جاتا ہے۔ مگر پھل بکثرت نہیں لاتا۔ ہر ایک باغ میں اس کے چند پودے لگانے ضروری ہیں۔ کیونکہ پھل نہایت ہی لذیذ اور قیمتی ہوتا ہے۔ اس کا پھل بڑی مقدار میں خشک بھی کیا جاتا ہے۔

زمین۔ زمین کا موافق ہونا اس کے سٹاک پر منحصر ہے۔ جو اس کے لئے استعمال کیا گیا ہو۔ لہٰذا وہی مضمون ملاحظہ فرمائیں۔

آب پاشی۔ صرف پھل کے دوران میں ہونی چاہیئے۔ باقی وقت پانی نہیں دینا چاہیئے اس سے درخت کو آرام کا موقعہ مل جاتا ہے۔

کھاد۔ ماہ جنوری میں جڑیں کھول کر کھاد دینی چاہیئے۔

شاخ تراشی۔ اس کی شاخ تراشی مثل آڑو چہ کے ہے۔ درخت کے پھلنے پر اس عمل کی بہت ضرورت ہے۔ چونکہ اس کا پھل نئی شاخوں پر اور باقی پھل پیدا کرنے والی آنکھوں پر لگتا ہے۔ ہر سال شاخ تراشی کرنے سے نئی لکڑی بھی پیدا ہوتی رہے گی۔ اور پھل والی آنکھوں کو بھی تقویت پہنچتی رہیگی لیکن یہ ایک انداز کی ہونی چاہیئے۔ اور زیادہ ترشاخیں ایک دو فٹ سر سے کاٹ دی جائیں۔ دو تین سال بعد ہی شاخیں تنے کے قریب سے کچھ فاصلہ چھوڑ کر کاٹ دی جائیں۔ جب وقت کہ آنکھیں پھل لانا بند کردیں گی۔

مالٹا۔ سنگترہ وغیرہ

سنگترہ۔ نارنگی۔ مالٹا۔ چکوترہ۔ گریپ فروٹ۔ گلگل۔ لیموں۔ میٹھا۔ کھٹا۔ کھٹی کے درختوں کا مجموعی نام ترشاوا ہے۔ اور ان سب کی کاشت ایک ہی ترکیب پر ہوتی ہے۔ کچھ اقسام بذریعہ پیوند تیار ہوتی ہیں۔ اور باقی تخم، داب اور قلم سے۔ پیوند عموماً چشمے کا کیا جاتا ہے۔ اگرچہ وصل کا بھی ہوسکتا ہے۔ ترشاوا گرم سے گرم میدانوں سے لے کر چھوٹے پہاڑوں تک جہاں برف باری نہ ہوتی ہو بخوبی لگ سکتا ہے۔ پنجاب میں پھول عموماً ماہ جنوری فروری میں آتا ہے۔ اور پھل نومبر سے

فروری تک پختہ ہوتا رہتا ہے۔ ترشاوا کے باغات آمدنی کے لحاظ سے بہت اچھے ہوتے ہیں۔ ان پودوں کی عمر تیس سے چالیس سال تک ہوتی ہے۔ اور اچھی پرورش کے ساتھ تمام عمر خوب بار آور ہوتے ہیں۔

سٹاک کا انتخاب۔ اس کے لئے سب سے بہترین سٹاک یعنی تخمی پودہ وہ ہوتا ہے۔ جسے پنجاب میں کھٹی کہا جاتا ہے۔ سنگترہ مالٹا کا پیوند میٹھے کے پودے پر بھی کیا جاتا ہے۔ اس کا پھل زیادہ شیریں ہوتا ہے۔ مگر پودا پھلت اور قد میں کم رہتا ہے۔ سنگترہ۔ مالٹا کے پودے خریدتے وقت اس بات کا اطمینان کر لینا نہایت ضروری ہے۔ کہ یہ کس قسم کے تخمی پودے پر پیوند ہوئے ہیں۔ چونکہ کھٹی کی بہ نسبت مونکڑی پر پیوند زیادہ کامیاب ہوتا ہے۔ اور شروع میں اس کا پودہ زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ اس لئے عام ذخیرہ فروش اس پر پیوند کرتے ہیں۔ چونکہ پیوند شدہ پودے کی شناخت عوام کے لئے ناممکن ہے۔ اس لئے یہ پودے نہایت معتبر ذخیروں سے خریدنے چاہئیں جن ذخیرہ فروشوں کے اپنے باغات نہیں ہیں۔ ان پر یہ بھروسہ بالکل نہیں ہو سکتا کہ ان کے پودے ٹھیک ان ہی اقسام کے ہیں۔ جو ظاہر کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ چشموں کے لئے شاخیں دوسروں کے باغات سے مانگ کر اور بعض دفعہ چرا کر لاتے ہیں۔

زمین۔ کافی گہری اوسط درجہ کی ہلکی زرخیز اور قدرے چونے والی زمین زیادہ مناسب ہے۔ ایسی زمین جس کے نیچے کنکر یا چکنی مٹی یا بہت نزدیک پانی کی تہ یا کوئی اور نقص ہو، انتخاب نہیں کرنی چاہئے۔ گہری زرخیز ہموار زمین جس میں پانی اچھی طرح بھر سکے انتخاب کرنی چاہئے۔

آب پاشی۔ پھول آنے سے قبل آبپاشی کم کر دینی چاہئے۔ اور پھول آنے پر پھل کے اچھی طرح جم جانے تک بالکل بند کر دیں۔ اس کے بعد مناسب مقدار میں مسلسل آبپاشی کرتے رہیں۔

کھاد۔ موسم سرما میں ہر سال بوسیدہ کھاد بلحاظ قد دینی ضروری ہے۔ پھلدار درختوں کی جڑیں ماہ جنوری میں کھول کر چند روز ننگا رکھ کر کھاد دی جائے۔ چھوٹے پودوں کی جڑیں نہ کھولی جائیں۔

شاخ تراشی۔ ان پودوں کو شاخ تراشی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف سوکھی ہوئی شاخیں ہر سال نکال دینی چاہئیں۔

ضروری نگہداشت۔ پودوں کے ارد گرد کی زمین ہمیشہ گھانس پھونس سے صاف رکھیں۔ اور اکثر گڈائی کرتے رہیں۔ سال میں دو دفعہ ساری زمین میں اچھی طرح سے ہل چلایا جائے۔ یا کسی سے گوڈائی کردی جائے۔

بیماریاں۔ سنگتروں میں شاخوں کے سروں کے سوکھنے کی بیماری عام ہے۔ اس کی بڑی وجہ زیادتی آب پاشی اور گوڈائی کی کمی اور پودے کی کمزوری ہوتی ہے۔ کئی قسم کی بیماریاں حشرات الارض اور فنگس کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ ان کا علاج مختلف قسم کے کیمیائی مرکبات کو بذریعہ پچکاری درخت پر چھڑکنے سے ہوتا ہے۔ اس کے متعلق محکمہ زراعت کے صیغہ انٹومالوجی سے ہدایات اور امداد مل سکتی ہے۔

ترشاوے کی بہت سی اقسام ہیں جن میں سے بہترین درج فہرست ہیں۔ ان سب اقسام کے پودے اس نرسری سے مل سکتے ہیں۔ بیرونی ممالک کی اقسام کے پودے ان درختوں کے چشموں سے تیار کئے جاتے ہیں۔ جو کہ براہ راست جاپان۔ آسٹریلیا۔ کیلی فورنیا اور فلوریڈا سے منگا کر ہمارے باغات میں لگائے گئے ہیں۔

فالسہ

یہ درخت قد کا چھوٹا اور جھاڑی دار ہوتا ہے۔ پھل ترش میٹھا اور تاثیر کا سرد ہوتا ہے۔ موسم گرما میں شربت کے لئے بہترین پھل ہے۔ تازہ پھل کا رس نچوڑ کر چینی ملا کر بھی پیتے ہیں۔ اور پکا کر بھی شربت تیار کرتے ہیں۔ یہ درخت بہت آسانی سے ہر جگہ کاشت ہو سکتا ہے۔ اور بہت پیداوار کی چیز ہے۔ اپریل۔ مئی میں پھول آتا ہے۔ جون جولائی میں پھل پک جاتا ہے۔

زمین۔ ہلکی اوسط درجہ کی زمین اس کے لئے موزوں ہے۔

آب پاشی۔ اس کی پھل کے دوران میں ضرورت ہوتی ہے۔ یا قدرے خشک موسم میں اس کی ضرورت ہے۔

کھاد۔ پت جھڑ ہو جانے پر اس میں گوبر کی گلی سڑی کھاد ڈال کر گوڈائی کر دی جائے۔

شاخ تراشی۔ سال میں ایک دفعہ پت جھڑ ہو جانے پر شاخ تراشی کی جاتی ہے۔ اسے زمین سے چار فٹ اونچا چھوڑ کر کاٹ دیا جائے۔ اسے اتنی اونچائی پر کاٹنا سب سے زیادہ پیداوار کا موجب ہوتا ہے۔ باقی اوقات میں زمین کو گھاس پھونس سے پاک رکھنا چاہیئے۔

کیلہ

اس کا پودہ دو سال بعد پھل دینے لگتا ہے۔ جس تنے پر ایک دفعہ پھل آ جائے۔ اس کو زمین کے برابر کاٹ دینا چاہیئے۔ اس کے ارد گرد اور کلّے نکل آئیں گے۔ جو جوان ہو کر پھل دینے لگیں گے

زمین۔ اس کے لئے گہری زرخیز نمدار زمین جس میں پانی اچھی طرح پھر سکے۔ مناسب رہتی ہے

کاشت۔ کیلے کو سطح زمین سے کم سے کم تین فٹ گہری کھائی میں لگانا چاہیئے۔ اور پودوں کا درمیانی فاصلہ آٹھ سے دس فٹ تک رکھا جائے۔

آب پاشی۔ اس درخت کو پانی کی بہت ضرورت ہے۔ اس لئے آب پاشی بکثرت ہونی چاہیئے بہتر تو یہ ہے کہ اسے نہر کے کھال اور کوئیں کی نالی کے ساتھ ساتھ لگایا جائے۔

کھاد۔ کھائی میں کچا گوبر اور باغ کی صفائی کا پات پرال بھر دیا جائے۔

زیادہ سردی سے اسے نقصان پہنچتا ہے۔ مگر جاڑا نکلتے ہی پھر سرسبز ہو جاتا ہے۔ درخت پرانے ہو جانے پر جب ان کی جڑیں سطح زمین پر آ جاتی ہیں۔ تو پھل ناقص دینے لگتا ہے۔ ایسی صورت میں دوسری جگہ گہری نالی کھود کر اس میں تازہ کلّے لگا دئے جائیں۔

دیسی قسم ہر جگہ کاشت ہو سکتی ہے۔ بمبئی اور بنگال کی اعلیٰ قسمیں ہری چھیل وغیرہ پنجاب میں کامیاب نہیں ہوئیں۔

لوکاٹ

اس کا درخت سدا بہار اور خوبصورت ہوتا ہے۔ میدانوں اور کم اونچائی کے پہاڑوں پر بخوبی لگ جاتا ہے۔ موسم سرما کے پھل ختم ہو جانے پر سب سے پہلے اس کا پھل بازار میں آتا ہے۔ اس لئے اس کی بہت مانگ ہوتی ہے۔ اور اچھی قیمت پاتا ہے۔ پھل شیریں اور نہایت لذیذ ہوتا ہے۔ پھول ماہ نومبر میں آکر پھل ماہ اپریل میں پکنا شروع ہو جاتا ہے۔ پنجاب کے باغات میں عموماً تخمی پودے لگائے جاتے ہیں۔ جو سات آٹھ سال میں پھلتے ہیں۔ پیوندی کا پھل قد میں بڑا، خوش رنگ اور زیادہ لذیذ ہوتا ہے۔ اور پھل بھی پانچ سال بعد لے آتا ہے۔

زمین۔ اچھی اوسط درجہ کی نمدار زمین جس میں پانی اچھی طرح پھر سکے۔ زیادہ بھاری زمینیں اس کے لئے موزوں نہیں ہیں۔

آب پاشی۔ پھل کے دوران میں اسے متواتر اور کافی آب پاشی کی ضرورت ہے۔ پھول کے دوران میں پانی بالکل بند کر دینا چاہئے۔ اس کے بعد ہر ہفتہ پانی دینا لازمی ہے۔ بیوپاری پودوں میں پانی کے جمع رکھنے پر بہت زور دیتے ہیں۔ تاکہ پھل زیادہ قد کر جائے۔ لیکن یہ حالت پودہ کے لئے بیحد مضر ہے۔ جب تک کہ پودے کی نچلی زمین تقریباً تین انچ تک خشک نہ ہو جائے۔ اس وقت تک درخت کو آب پاشی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ پھل ختم ہو جانے پر ہر مہینہ میں صرف ایک آب پاشی کافی ہوگی۔

کھاد۔ برسات کے بعد جڑیں کھول کر بوسیدہ کھاد ڈال کر پانی دے دیا جائے۔ کھاد کی مقدار درخت کی عمر کے مطابق دی جائے۔

شاخ تراشی۔ اس میں شاخ تراشی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ صرف درخت کا تنا صاف رکھا جائے۔ اور سوکھی اور بیمار شدہ شاخیں ہر سال کاٹ دی جاتی ہیں۔

لیچی

لیچی کا پیڑ نہایت خوبصورت اور سر سبز رہنے والا ہوتا ہے۔ یہ فروری۔ مارچ میں پھولکر وسط مئی سے آخر جون تک پھل دیتا ہے۔ اس کی عمر کافی ہوتی ہے۔ اور پھلتا بھی خوب ہے۔ اس کی جائے پیدائش چین مانی گئی ہے۔ وہیں سے یہ ہندوستان میں آئی ہے۔

لیچی کی کھیتی ہوا کی نمی اور پھلوں کے پکنے کے وقت لُو نہ چلنے پر منحصر ہے۔ کیونکہ گرم ہوا یعنی لُو چلنے سے پھل پھٹ جاتا ہے جس کے لئے خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ ایسے علاقے جہاں گرمی پیڑوں کے پھولنے اور پھلنے کے وقت ۷۰ ڈگری سے ۱۰۰ ڈگری تک ہو۔ اور جہاں کی ہوا میں کافی نمی ہو اس کی کاشت کے لئے اچھی ہے۔ قدرے گرم علاقوں میں اگر ارد گرد ہوا کی روک کے لئے درخت لگا دئے جائیں۔ اور پانی کا اچھا انتظام ہو تو یہ بخوبی پرورش پا سکتی ہے۔ پانچ سے چھ سال بعد پھل دیتی ہے۔

زمین۔ اچھی زرخیز زمین جس میں چونے کا جزو زیادہ ہو۔ اس کے لئے موزوں رہتی ہے۔ ویسے ہر قسم کی زمین میں اس کا درخت خوب بڑھتا ہے۔ اگر آب و ہوا مناسب ہو۔

آب پاشی۔ پانی کتنا اور کے بار دینا چاہئے۔ یہ زمین اور مقامی آب و ہوا پر منحصر ہے۔ عام طور پر جنوری سے شروع برسات تک جبکہ لیچیاں پھولتی اور پھلتی ہیں پانی برابر دینا چاہئے۔ پودوں کو جہاں ضرورت ہو جاڑے میں بھی پانی دینا چاہئے۔

کھاد۔ کھاد کا دینا اس کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس کے لئے پتی یا گوبر کا کھاد ٹھیک ہوگا۔ اگر اس میں کھلی۔ ہڈی اور راکھ کا کھاد دیا جائے تو اور بھی عمدہ ہوگا۔

شاخ تراشی۔ چھوٹے پیڑوں کی کانٹ چھانٹ ان کی شکل اچھی بنانے کے لئے کی جاتی ہے۔ بڑے درختوں میں کانٹ چھانٹ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کیونکہ جب پھل توڑے جاتے ہیں تو ایک فٹ لمبی ٹہنیوں کے ساتھ ہی توڑے جاتے ہیں۔ بڑے پیڑوں کی کانٹ چھانٹ

زیادہ تر اُسی وقت لازمی ہوتی ہے جب درخت پُرانے ہو جاتے ہیں۔ اور پیداوار کم ہو جاتی ہے
اقسام۔ اس کی بہترین اقسام درج فہرست ہیں۔

ناشپاتی

یہ ایک مشہور اور لذیذ پھل ہے۔ ناکھ عام طور پر شمالی ہندوستان کی آب وہوا کو زیادہ پسند کرتی ہے۔ اور بہترین حالت میں انہیں مقامات پر ہو سکتی ہے جہاں نہ سردی زیادہ ہو اور نہ گرمی۔ کشمیر کے میدانی حصے۔ ہمالیہ کی نچلی وادیاں اس پھل کو خوب پیدا کرتی ہیں۔ اسی واسطے تجربہ کار اہلِ فن نے قاعدہ کلیہ کے طور پر کہا ہے۔ کہ سرد ملکوں کا گرم حصہ اور گرم ممالک کا سرد حصہ اس پھل کو خوب پیدا کر سکتا ہے۔ اس کا درخت عام طور پر ہر جگہ پیدا ہو جاتا ہے اور اس کی دو اقسام جو درج فہرست ہیں ایسی ہیں۔ جو میدانوں میں نہایت کامیاب ثابت ہو چکی ہیں۔

ناکھ چھ سال کی عمر میں پھل لاتی ہے۔ اس کا پودہ بکثرت پھلتا ہے۔ اور بہت آمدن کا ذریعہ ہے۔ ناکھ کا پھل جون کے آس پاس پک جاتا ہے۔ اور ملک میں اختلاف آب وہوا کے باعث دسمبر تک پایا جاتا ہے۔

زمین۔ عام طور پر ہر قسم کی زمین میں ہو جاتی ہے۔ دومٹ زرخیز زمین کو یہ پھل بہت پسند کرتا ہے۔ زیادہ نمی اور زیادہ خشکی کو بھی یہ درخت برداشت کر سکتا ہے۔

آب پاشی۔ پھول کے وقت آب پاشی نہ کریں۔ جب پھل چھوٹے بیر کے برابر ہو جائے۔ تو چوتھے پانچویں روز آب پاشی کرتے رہیں۔

کھاد۔ پتی اور گوبر کی گلی سڑی کھاد اس کے لئے نہایت اچھی ہے۔

شاخ تراشی۔ اس کی شاخ تراشی بیحد ضروری ہے۔ پُرانی اور بیکار شاخیں جو پھل نہ دے سکتی ہوں کاٹ دی جائیں۔ پھل دینے والی شاخوں کو اوپر سے تراش دیا جائے۔ تاکہ

نئی شاخیں نکل آئیں۔ یہ شاخیں پرورش پاکر خوب پھل دینگی۔ یہ عمل دسمبر سے شروع کر دینا چاہیئے۔ پرانے درختوں کی جڑیں بھی کھولی جاتی ہیں۔ اور ان کا جالا وغیرہ صاف کرنے کے بعد ہوا دے کر پھر کھاد سے ان کو ڈھک دیا جاتا ہے۔

ضروری ہدایات۔ پودا لگانے کے بعد حسب معمول اس کی آب پاشی اور گڑائی کرتے رہنا ضروری ہے۔ اگر سٹاک پر شاخیں پھوٹنے لگیں۔ تو ان کو صاف کرتے رہنا چاہیئے۔ تنہ ہمیشہ پھل دار درختوں کا ایک ہی رکھنا لازم ہے۔ جڑ میں سے دو تین شاخوں کا نکل کر پرورش ہو جانا پھل دار درخت کے لئے مُضر ہے۔

التماس

ناظرین کرام سے التماس ہے۔ کہ اس رسالہ کو محض تجارتی فہرست ہی تصوّر نہ فرمائیں۔ کیونکہ اس کے مضامین سالہا سال کے عملی تجربے اور باغبانی کی تمام مستند کتابوں کا نچوڑ ہیں۔ زراعت و باغبانی سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب اگر اس رسالہ کو محفوظ رکھیں گے۔ تو یقیناً ان کے لئے یہ نہایت کارآمد ثابت ہوگا۔ نیز اگر آپ کو اس رسالہ سے مزید دلچسپی نہ رہی ہو۔ تو کسی ضرورت مند دوست کے حوالے کر کے ممنون فرمائیں۔

فہرست ذخیرہ پودجات

شرائط فروخت۔ (۱) پوری قیمت پیشگی وصول ہونے پر پودے بھیجے جاتے ہیں۔ قیمت کے علاوہ کچھ رقم پیشگی علی الحساب کرایہ ریل کے لئے بھی آنی چاہیئے۔ کم وبیش کا حساب بعد میں سمجھ لیا جائے گا۔ پودوں کا کرایہ ریل میں عام شرح پارسل سے ایک چوتھائی لگتا ہے۔ (۲) پیکنگ بمعہ قیمت ٹوکری پانچ آنے فی ٹوکری۔ گملا فی ڈیڑھ آنہ۔ اگر پودے گملا میں منگائے جائیں۔ کرایہ تا ریلوے سٹیشن ایک آنہ فی ٹوکری۔

فہرست اقسام آم

نمبر	نام قسم	وزن	موسم پختگی	قیمت فی پودہ	کیفیت
1	اسوجیہ دیوبند	۳ چھٹانک	اگست ستمبر	1/8	رس پتلا۔ ذائقہ شیریں۔ پھلت زیادہ۔
2	اسوجیہ سرخ	۲ چھٹانک	اگست ستمبر	1/8	پچھیتا۔ نہایت اعلیٰ۔ رنگ سرخی لئے ہوئے۔
3	انفنرو	پاؤ	جون	1/8	صوبہ بمبئی کا مشہور آم۔ نہایت شیریں۔ تخم چھوٹا
4	آمن خورد	پاؤ	جولائی	1/8	شیریں۔ پُرمغز۔ رنگ زرد کندنی۔ نہایت لذیذ
5	انورا	سواسیر	جولائی	2/-	ایک فٹ لمبا۔ شیریں۔ مشہور آم ہے۔
6	بارہ ماسی	۲ چھٹانک	مئی تا نومبر	2/-	سال میں کئی دفعہ پھلتا ہے۔ رنگ زرد۔ شیریں
7	برانڈ آف ایشیا	پاؤ	جون جولائی	1/8	خوش نما۔ شیریں۔ لذیذ۔ رنگ سرخی لئے ہوئے ہر سال بکثرت پھلتا ہے۔

نمبر	نام قسم	وزن	موسم پختگی	قیمت فی پودہ	کیفیت
8	بمبئی یا سرولی	ڈیڑھ پاؤ	جون	1/4	پیوندی آموں کی مشہور قسم نہایت شیریں خوش ذائقہ
9	بے نظیر	تین پاؤ	جولائی	1/8	رنگ کندنی - بے ریشہ - شیرینی تیز -
10	نیچ نبات	ڈیڑھ پاؤ	جون جولائی	1/12	شاہانِ اودھ کا پسندیدہ آم - پتلا رس - بہترین آم
11	پونیا	ڈیڑھ چھٹانک	〃	1/4	رنگ سندھوری - پتلا رس - نہایت شیریں - خوبصورت -
12	تیموریہ	ڈیڑھ پاؤ	اگست	2/-	بکثرت پھلنے والا - نہایت اعلیٰ چھپتیہ آم - شیریں - خوشبودار
13	ثمر بہشت چونسہ	ڈیڑھ پاؤ	〃	2/-	تمام اقسام میں بہترین - نہایت گراں قیمت پر بکتا ہے -
14	ثمر بہشت رام پور	ڈیڑھ پاؤ	اگست	2/-	خوش ذائقہ - بے ریشہ - نہایت پسندیدہ آم -
15	خاص الخاص	آدھ سیر	جولائی	2/-	نہایت شیریں - رس دار - بے ریشہ - گودا سفید -
16	دسہری	ڈیڑھ پاؤ	〃	1/12	بہترین قسم - اودھ کا مشہور و معروف آم - پائدار
17	دسہری کلاں	آدھ سیر	جولائی	1/12	اسے آمن عباسی بھی کہتے ہیں - قد لمبا - بکثرت پھلتا ہے
18	راجہ والا	دو سیر	اگست ستمبر	3/-	ایک لاجواب نایاب آم ہے
19	رام گولا	ڈیڑھ پاؤ	اگست ستمبر	1/12	نہایت اعلیٰ قسم کا چھپتیہ آم - خوش ذائقہ اور بکثرت
20	سُرخہ زعفرانی	پاؤ	جون	1/8	اگیتی قسم کا بہترین آم - رنگ سرخی مائل نہایت لذیذ
21	سرخہ پنڈت	پاؤ	جون	1/8	بکثرت پھلنے والا - لذیذ اور خوبصورت آم -
22	سفیدہ لکھنؤ	۳ چھٹانک	جولائی اگست	1/4	رس پتلا - رنگ زرد - خوبصورت - شیریں - پھلنے والا
23	سفیدہ ملیح آباد	۳ چھٹانک	〃	1/4	اودھ کا مشہور و معروف آم - تعریف کی حاجت نہیں
24	سفیدہ کلاں	پاؤ	جولائی	2/-	اسے رٹول بھی کہتے ہیں - سفیدہ کی قسم کا نہایت اعلیٰ - دیرپا آم - بے ریشہ -
25	سیپیا	آدھ سیر	جون	1/4	شیریں - خوش ذائقہ - بکثرت والا -
26	عنابی گولہ	ڈیڑھ پاؤ	جون	1/8	اگیتا - شیریں - لذیذ - بے جالی کا کچا آم - پال میں کھانے کے لائق ہو جاتا ہے -

نمبر	نام قسم	وزن	موسم پختگی	قیمت	کیفیت
27	فجری کلاں	ایک سیر	اگست ستمبر	1/12	یہ قسم نہایت مشہور ہے۔ تجارتی باغات کے لئے بہترین قسم ہے۔
28	فجری زعفران	آدھ سیر	اگست	1/12	زعفرانی رنگ کا لمبا نہایت نفیس آم۔ قیامدار۔
29	کاٹکیا	پاؤ	اگست ستمبر	1/12	پچھیتی قسم کا نہایت اعلیٰ آم۔
30	کرشن بھوگ	آدھ سیر	جون۔جولائی	1/8	بنگال کا مشہور و معروف آم۔ شیریں۔ بے ریشہ۔ دیرپا۔ نہایت اعلیٰ۔
31	کوہستانیہ	آدھ سیر	اگست	1/8	نہایت شیریں۔ خوش ذائقہ۔ خوبصورت آم۔
32	کنچن	پاؤ	اگست ستمبر	1/8	پچھیتی اقسام میں بہت اعلیٰ آم۔
33	گوپال بھوگ	پاؤ	جولائی	1/8	خوش ذائقہ۔ دیرپا اور لذیذ
34	لنگڑا بنارسی	ڈیڑھ پاؤ	جولائی	1/4	آموں کا بادشاہ۔ مشہور و معروف۔
35	لنگڑا سفیدہ	ڈیڑھ پاؤ	جون جولائی	1/4	اسے آمن عبدالاحد بھی کہتے ہیں۔ سفید رنگ کا بے ریشہ آم۔ نہایت شیریں۔
36	مصری قند	آدھ سیر	جولائی	1/8	شیریں۔ بے ریشہ۔ پُر مغز۔ پوست باریک۔
37	منتخب	تین پاؤ	جون۔جولائی	1/8	نہایت شیریں۔ خوبصورت بے ریشہ۔
38	موہن بھوگ	آدھ سیر	ستمبر	1/12	دربھنگہ کا مشہور آم۔ نہایت شیریں اور دیرپا۔
39	نایاب	۳ چھٹانک	جولائی	1/8	رنگ زعفرانی۔ بے ریشہ۔ نہایت شیریں۔
40	نورس	۳ چھٹانک	جولائی	1/8	پتلے رس کا نہایت شیریں اور بہت خوبی کا آم۔

فہرست دیگر اقسام درخت پھلدار

نمبر	نام	قیمت فی پودا	کیفیت
	آڑو		
1	آڑو ٹپکی۔ جماؤ۔ کھیڑو	-/6/-	سُرخ رنگ۔ قد بڑا۔ جون جولائی میں پکتا ہے۔ پھلت زیادہ۔
2	آڑو سرخہ نوکی۔ اگیتہ	-/6/-	لذیذ۔ خوش رنگ۔ شروع جون میں پکتا ہے
3	آڑو گولا کلاں	-/6/-	قد بڑا۔ پھلت زیادہ۔
	آلوچہ		
4	آلوچہ سیاہ	-/6/-	رنگ سیاہ۔ اگیتہ۔ شیریں۔ بکثرت پھلنے والا
5	آلوچہ سُرخ اگیتہ	-/6/-	نہایت شوخ رنگ۔ بہت اگیتہ
6	آلوچہ زرد	-/6/-	نہایت اعلیٰ قسم۔ شیریں۔ دیرپا
7	آلو بخارا۔ گردہ	-/6/-	شربتی رنگ۔ بڑا قد۔ بہت کثرت سے پھلتا ہے۔
8	آلوچہ سبز۔ گرین گیج	-/8/-	نہایت اعلیٰ قسم۔ دیرپا۔ قد بڑا۔ آلوچہ کی مشہور قسم
9	آلوچہ روبیو	-/8/-	قد بہت بڑا۔ اگیتہ۔ شیریں۔ اندر سے سُرخ۔
10	آلوچہ وکسن	-/8/-	گرین گیج کی اعلیٰ قسم۔ شیریں۔ نہایت کثرت سے پھلنے والا۔
11	آلوچہ کیلسے جاپان	-/8/-	بہترین آلوچہ کی قسم ہے۔ رنگ سُرخی مائل زرد۔ شیریں۔
	امرود		
12	امرود الہ آبادی کلاں	-/4/-	گول قد بڑا۔ نہایت اعلیٰ قسم
13	امرود اگیتہ سرخہ	-/4/-	سُرخی مائل نرم۔ بکثرت پھلنے والی۔
14	امرود بیدانہ	-/2	نہایت لذیذ۔ قد بڑا۔ بیج بالکل ندارد۔ پیوند شدہ۔

نمبر	نام	فی پودا	کیفیّت
	انگور		
15	بلیک پرنس	-/8/-	انگور کی یہ اقسام پنجاب میں نہایت کامیاب ہوئی ہیں
16	بلیک ہمبرگ	-/8/-	بکثرت پھلنے والی ہیں۔
17	فاسٹر	-/8/-	〃
18	مسقط	-/8/-	〃
19	سفید کلاں	-/8/-	〃
	انجیر		
20	انجیر	-/4/-	نہایت اعلیٰ قسم
	انار		
21	انار شیریں	-/4/-	ملتان کی بہترین قسم
	آملہ		
22	آملہ تخمی	-/8/-	اعلیٰ اقسام کے پیوندی تخم سے
23	آملہ بنارسی	3/-	مشہور پیوندی قسم۔ وزن ایک چھٹانک سے زائد۔
	بادام		
24	بادام	-/8/-	پیوندی عمدہ قسم
	بہی		
25	بہی	-/4/-	قلمی۔ قد بڑا۔
	خرمانی		
26	خرمانی	-/10/-	پیوندی۔ اعلیٰ قسم
	سیب		
27	سیب دیسی	-/4/-	چھوٹے قد کا زرد سبز رنگ کا پھل۔

نمبر	نام	فی پودہ	کیفیت
	سپوٹا		
28	سپوٹا یا چیکو	2/-	خاکستری رنگ کا نہایت شیریں پھل۔ دو اقسام ایک گول اور دوسری بیضوی ہے۔
	شہتوت		
29	شہتوت سیاہ	-/6/-	
30	شہتوت سفید	-/6/-	تینوں نہایت اعلیٰ اقسام ہیں۔
31	شہتوت بیدانہ	-/6/-	
	سنگترہ		
32	سنگترہ دیسی	-/6/-	کھٹی یا مٹھا پر پیوند شدہ۔ شیریں۔ قدآور اور بکثرت پھلنے والا
33	سنگترہ دیگر اقسام	-/8/-	کئی جاپانی اور ولائتی اقسام۔
	مالٹا		
34	مالٹا عام	-/8/-	عمدہ شیریں۔ اچھی پھلت کے پودوں کی پیوند کا۔
	مالٹا خاص		مندرجہ ذیل اقسام مالٹا براہِ راست امریکہ سے منگوائی ہیں
35	انٹرپرائز	-/12/-	درمیانہ موسم کی پکنے والی رسدار قسم ہے۔
36	موزمبی	-/12/-	نہایت رسدار۔ شیریں۔ بمبئی کا مشہور مالٹا۔
37	پارسن براؤن	-/12/-	اگیتی قسم۔ پھل نہایت اچھا
38	واشنگٹن نیول	-/12/-	بڑا قد۔ بہت کم بیج۔ کثرت سے پھلنے والی مشہور قسم
39	جافا	-/12/-	درمیانہ موسم کے پکنے والا۔ شیریں۔
40	ڈلسس	-/12/-	پچھیتی قسم۔ اچھی پھلت۔

نمبر	نام	فی پودہ	کیفیت
41	ٹمپل	-/12/-	شیریں۔ بکثرت پھلنے والا۔
42	لوگم گانگ	1/-	امریکہ میں اس کا پھل مسلسل دو سال کے لئے درخت پر رکھا گیا۔ نہایت اعلیٰ چھپتی قسم۔
43	ویلنشیا لیٹ	1/-	مشہور ترین چھپتی قسم۔ پھل مئی تک درخت پر رکھا جا سکتا ہے
44	بلڈ ریڈ		سُرخ مالٹا۔ بہترین قسم۔ صاف جلد۔
45	روبی بلڈ	1/-	بلڈ ریڈ سے اعلیٰ قسم۔ اندر سے خون کی مانند سُرخ۔ قد درمیانہ۔ صاف جلد۔
46	پائن ایپل	1/-	بہترین قسم کا سفید مالٹا۔ نہایت رسدار۔ شیریں
	چکوترہ		
47	چکوترہ (پومیلو)	-/۱۰/-	بڑا قد۔ اندر سے سُرخ۔ بہت اعلیٰ قسم۔
	گریپ فروٹ		
48	سہارنپور	2/-	سہارنپور کی نہایت مشہور قسم ہے۔
49	تھامپسن	2/-	بکثرت پھلنے والی۔ گودا سُرخ۔ مشہور قسم۔ براہ راست امریکہ سے
50	فاسٹر	2/-	اگیتی۔ گودا سُرخ۔ بہترین اقسام میں سے " " "
51	مارش سیڈلس	2/-	تجارتی لحاظ سے نہایت فائدہ مند۔ بیدانہ " " "
52	ڈنکن	2/-	" " " " رسدار قسم " " "
	گلگل		
53	گلگل	-/14/-	عمدہ قسم۔ کثرت سے پھلنے والی۔
	لیموں		
54	لیموں کاغذی ۱	-/5/-	تخمی۔ اعلیٰ قسم۔

نمبر	نام	فی پودا	کیفیت
55	لیموں کاغذی ع۲	-/12/-	داب کا تیار کیا ہوُا۔
56	لیموں کاغذی کماں	-/12/-	ولائتی قسم۔ بارہ ماسی۔ بیدانہ اور کثرت سے پھلنے والا۔
57	لیموں مے آر	-/1/	پھل قد میں بڑا۔ جلد ملائم۔ امریکہ سے براہِ راست منگوایا گیا۔
58	” یوریکا	-/1/	کثرت سے پھلنے والا۔ دیرپا۔ اور نہایت رسدار۔
59	” کے لائم	-/1/	کاغذی لیموں کی نہایت اعلیٰ قسم۔ امریکہ سے براہِ راست منگوایا گیا ہے۔
	میٹھا		
60	میٹھا	-/6/-	نہایت عمدہ قسم۔
61	میٹھا ولائتی	-/8/-	بڑے قد کا۔ نہایت خوبصورت۔ شیریں۔
	فالسہ		
62	فالسہ	-/4/-	موٹا دانہ۔ رسدار۔ نہایت عمدہ۔
	کیلہ		
63	کیلہ دیسی	-/3/-	کثرت سے پھلنے والا۔
64	کیلہ چمپا	-/12/-	کثرت سے پھلنے والا۔
65	کیلہ مرتبان	-/12/-	قد میں بڑا۔ کثرت سے پھلتا ہے۔
	لوکاٹ		
66	لوکاٹ تخمی	-/4/-	شیریں۔ قدآور پھل کے تخم سے
67	” بے نظیر	-/12/-	پیوندی۔ بڑا قد۔ رسیلا اور شیریں پھل۔
68	” سرخہ	-/12/-	پیوندی۔ بڑا قد۔ شوخ رنگ۔ کثرت سے پھلنے والی۔
69	” جاپانی	-/12/-	پیوندی۔ دانہ باقی اقسام سے قد میں دُگنا۔

نمبر	نام	فی پودا	کیفیّت
	لیچی		
70	لیچی ڈیرہ دون سُرخ	2/-	بڑا پھل۔ شیریں۔ بکثرت پھلت۔
71	" بیدانہ اگیتی	2/-	بیدانہ۔ بہت اچھی قسم۔ موسم اگیتہ۔
72	" بیدانہ پچھیتی	2/-	بیدانہ۔ بہت اچھی قسم۔ موسم پچھیتہ۔
73	" کلکتیہ	2/-	نہایت عمدہ مشہور قسم۔ رنگ گہرا سُرخ۔ قد بڑا۔ بکثرت پھلنے والی۔
	ناشپاتی		
74	ناشپاتی پشاوری	-/6/-	پیوندی۔ رسدار۔ پشاور میں اسے بائنگ کہتے ہیں۔
75	ناشپاتی کشمیری یا بگوخوشہ	-/8/-	پیوندی۔ نہایت خستہ۔ شیریں۔
	ناشپاتی سمتھ	-/8/-	پچھیتی رنگ سُرخی مائل۔

ہدایت نامہ باغبانی

(از سردار بہادر سردار لال سنگھ صاحب ۔ فروٹ سپیشلسٹ پنجاب ۔ لائل پور)

زمین ۔ باغ کو کامیاب بنانے کے لئے آب وہوا کا زمین کی زرخیزی کی نسبت مناسب ہونا زیادہ ضروری ہے ۔ اگر آب وہوا پھلدار درختوں کی کاشت کے لئے موافق ہو۔ تو کمزور زمین کی اتنی فکر نہیں کرنی چاہئے۔ کیونکہ بہت سی کمزور زمینیں کھاد کے استعمال سے اچھی بنائی جاسکتی ہیں محض اوپر کی زمین سے یہ اندازہ نہیں لگالینا چاہئے۔ کہ یہ زمین پھلدار درخت لگانے کے لئے موزوں ہے ۔ کون بتا سکتا ہے ۔ کہ نچلی زمین کیسی ہے ۔ لہذا پیشتر اس کے کہ باغ لگایا جائے ۔ نچلی زمین کا کم ازکم چھ فٹ تک معائنہ کر لینا چاہئے ۔ اگر آٹھ فٹ کی گہرائی تک کیا جائے تو بہتر ہوگا ۔ موزوں نچلی سطح وہ ہے جس میں روڑ ۔ کنکر ۔ موٹی ریت یا سخت چکنی مٹی کی تہ نہ پائی جائے۔

داغ بیل لگانا ۔ باغ کی دائمی نفاست اور عمل کاشت کی سہولیت کے لئے یہ ضروری ہے کہ پودے سیدھی قطاروں میں لگائے جائیں ۔ باغ کی داغ بیل کے تین طریقے ہیں :-

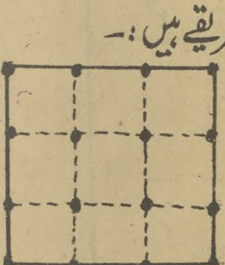

(۱) **مربع طریقہ** ۔ اس طریقہ میں ہر ایک قطار دوسری قطار سے زاویہ قائمہ بناتی ہے ۔ درخت ہر ایک مربعہ کے چاروں کونوں پر لگائے جاتے ہیں۔

(۲) **مخمس طریقہ** ۔ اس طریقہ سے مربع طریقہ کی نسبت دو چند درخت لگائے جاسکتے ہیں۔

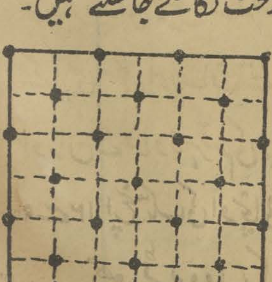

لیکن درختوں کا درمیانی فاصلہ صرف نصف رہ جاتا ہے ۔ یہ طریقہ اس وقت کامیاب رہتا ہے ۔ جب مربع درختوں کا درمیانی فاصلہ ۳۰ فٹ سے زیادہ ہو۔

(۳) **مساوی الاضلاع شش پہلو طریقہ** ۔ اس میں درخت

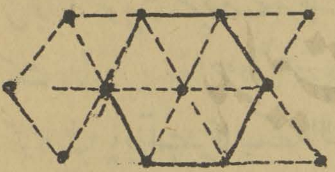

مساوی الاضلاع مثلث کے کونوں پر لگائے جاتے ہیں۔ چونکہ پودے ہر سمت میں مساوی فاصلے پر ہوتے ہیں۔ لہذا کاشت مختلف سمتوں سے ہوسکتی ہے۔ اور مربع طریقہ کی نسبت اس میں پندرہ فی صدی زیادہ پودے لگائے جاسکتے ہیں۔

پودوں کا باغ میں لگانا۔ پودوں کو سیدھی قطاروں میں لگانے کے لئے پلانٹنگ بورڈ ایک سستی اور کارگر ایجاد ہے۔ یہ ایک

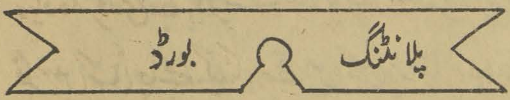

لکڑی کا 4 فٹ لمبا تقریباً 4۔ انچ چوڑا اور نصف انچ موٹا تختہ ہوتا ہے۔ جس کی بناوٹ اوپر والی شکل سے ظاہر کی گئی ہے۔ گول شکل کے 3 فٹ چوڑے اور 3 فٹ گہرے گڑھے کھود کر مٹی میں ریت اور گلی ہوئی کھاد ملا کر بھر دئے جاتے ہیں پودے لگانے سے ایک ماہ قبل گڑھوں کو پانی دے دیا جاتا ہے۔ تاکہ مٹی بیٹھ جائے۔ اور کھاد کی گرمی نکل جائے۔ سدا بہار پودے بہار اور برسات دونوں موسموں میں لگائے جاتے ہیں۔ مگر پت جھڑ والے پودے صرف ماہ جنوری اور فروری میں ہی لگائے جاتے ہیں۔ جبکہ وہ ابھی سوئی ہوئی حالت میں ہوتے ہیں لگائے جاتے ہیں۔ پودے لگاتے وقت خیال رکھا جائے۔ کہ ان کو زمین میں اتنا ہی گہرا دبایا جائے جتنا کہ وہ ذخیرہ میں تھے۔ اور جڑوں کو پھیلا کر مٹی سے ڈھک دیا جائے۔ اوپر سے مٹی اچھی طرح سے دبا دی جائے۔ تاکہ پانی لگنے پر پودے کسی طرف جھک نہ جائیں۔

پودوں کا انتخاب۔ اچھے پودوں کا انتخاب کامیابی کا راز ہے۔ تاکہ ناقص اور ارزاں پودے خرید کر آپ کی بیش سالہ محنت بھی اکارت نہ جائے۔ اگر ذخیرہ قابل اعتماد ہے۔ تو پودے درمیانہ قد کے اچھی شکل اور صاف تنے والے جن کی جڑیں کافی ہوں۔ چوٹی چاروں طرف اچھی طرح پھیلی ہوئی ہو اور ان کے علاوہ ہر قسم کی بیماری سے مبرا ہوں انتخاب کرنے چاہئیں۔ پودے عام طور پر سطح زمین سے ۹ سے ۱۲۔ انچ تک کی اونچائی پر پیوند شدہ ہونے چاہئیں۔

چھوٹے پودوں کی چوٹی کاٹنا۔ پودوں کو باغ میں لگاتے وقت اگر چوٹی کاٹنے میں غفلت

کی جائے۔ تو بہت سے پودے مرجاتے ہیں۔ پودوں کو ذخیرہ سے اکھاڑتے وقت بہت سی جڑیں کٹ جاتی ہیں۔ لہذا جڑوں اور پودے کے اوپر والے حصّہ میں تناسب پیدا کرنے کے لئے چوٹی کو کاٹ دیا جاتا ہے۔ پنجاب کے حالات کے پیش نظر درختوں کا ایسا ہونا نہایت ضروری ہے۔

پت جھڑ والے پودے۔ مثلاً آڑو۔ آلوچہ۔ سیب۔ ناشپاتی وغیرہ جو تین سے چار فٹ اونچے ہوں۔ ۱½-۲ فٹ کی اونچائی پر کاٹ دئے جاتے ہیں۔

سدا بہار پودے۔ مثلاً مالٹا۔ سنگترہ وغیرہ جو تین ساڑھے تین فٹ اونچے ہوں کاٹ کر ۲½-۳ فٹ اونچے رکھے جاتے ہیں۔ جن پر مناسب فاصلہ پر ۳ سے لیکر ۴ تک شاخیں ہوں۔

انگور کی بیلیں۔ ہر ایک بیت نما شاخ کو صرف دو آنکھیں چھوڑ کر کاٹ دیا جاتا ہے۔

انگور کی بیلوں کی شکل بنانا۔ انگور کی بیلوں کی شکل مندرجہ ذیل طریقہ سے بنائی جا سکتی ہے:۔ (۱) ہیڈ سسٹم۔ اس میں پہلے دو سال کے لئے ایک تنہ ۴-۳ فٹ سیدھا تیار کیا جاتا ہے۔ اور چوٹی پر چار سے چھ شاخیں رکھی جاتی ہیں۔ شاخ تراشی کرتے وقت ہر شاخ پر ایک سے چار تک پھل پیدا کرنے والی شاخیں رکھی جاتی ہیں۔ یہ طریقہ ان اقسام کے لئے موزوں ہے۔ جن میں پھل بیت نما ٹہنیوں کے نچلے حصّہ پر لگتا ہے۔ اور زیادہ بڑھنے والی نہیں ہوتی۔

(۲) کین سسٹم۔ اس طریقہ سے ایک سیدھا تنا جس کے اوپر چھتری کی طرح پھیلی ہوئی چار سے لیکر چھ تک بیت نما لمبی ٹہنیاں ہوتی ہیں۔ ان کو اُن تاروں جو اسی غرض کے لئے لگائی جاتی ہیں چڑھا دیا جاتا ہے۔ یہ طریقہ سلطانہ وغیرہ جیسی اقسام کے لئے اختیار کیا جاتا ہے۔ جن میں بیت نما لمبی ٹہنیوں کے نچلے حصّے پر پھل نہیں لگتا۔ اور یہ ٹہنیاں بڑھ کر کافی لمبی ہو جاتی ہوں۔ اور بیل کی عام نشو ونما بھی زیادہ ہوتی ہو۔

پودوں کو سورج کی گرمی سے بچانا۔ (علامات) (۱) چھلکا پھٹ جانا اور گوند کا نکلنا۔ (علاج) (۱) تنوں پر سفیدی کرنا (۲) تنوں کو ناڑ سے ڈھانپ دینا۔

سفیدی تیار کرنے کا نسخہ:۔ بجھے ہوئے چونے کے ۴ پونڈ لیکر ۱½ گیلن گرم پانی میں ملاؤ۔ اور اس کو ٹھنڈے پانی سے اتنا پتلا کرو کہ بخوبی بہ سکے۔

تعلیم یافتہ نوجوانانِ ملک سے

اپیل

اگر آپ ملک کی بھلائی چاہتے ہیں یا آپ کے دل میں ابنائے وطن کی خدمت کی اُمنگ ہے یا آپ کو مردانہ وار آزادانہ زندگی بسر کرنے کی آرزو ہے۔ تو اس کا صرف ایک ہی طریقہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ آپ دیہات کی رہائش اور زراعت کا پیشہ اختیار کریں۔ جدید علوم کی رہنمائی میں آپ کاشتکاری کرینگے تو ملک مالامال ہو جائیگا۔ آپ کی مثال صحبت اور رہبری سے ہندوستان کی لاانتہا مفلوک الحال مخلوق کی مالی۔ اخلاقی اور معاشرتی اصلاح ہوگی بیکاری میں مادرِ وطن کا خون چوسنے کی بجائے اپنے تئیں اس کا قابل قدر سپوت ثابت کریں۔

گورنمنٹ کے دو نہایت ہی مفید محکمہ جات زراعت و انجمن ہائے امداد باہمی آپ کی ہر طرح رہنمائی اور امداد کیلئے موجود ہیں ان سے فائدہ اُٹھائیں

JAMALPUR FRUIT FARM
Near Pathankote
PUNJAB.

LAHORE-PAK
COPY RIGHTS RESERVED
1998 F.N. 00301